وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اور خدا کی طرف سے لوگوں پر حج فرض ہے جسکو وہاں تک پہنچنے کا مقدور ہو —!

www.KitaboSunnat.com

السراج

مشتمل بر

حج نبوی و ادعیہ حج

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی مقیم مکہ معظمہ

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا

اللہ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جسکو وہاں تک پہنچنے کا مقدور ہو —!

حافظ عبدالرحمن ازھر

ابو الحج

مشتمل بر

حج نبوی و ادعیہ حج

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی مقیم مکہ معظمہ

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹-۰۰ جے بلاک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ ناصر السنۃ قامع البدعت جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مالک "اخبار" "اہلحدیث"

اسرار حج | حج اور مناسک حج کی حکمتوں اور فائدوں کے بیان میں بہترین جامع رسالہ ہے خدا تعالیٰ مصنف کی محنت مشکور کرے۔

حج نبوی | یہ رسالہ بھی باوجود مختصر ہونے کے بہت مفید ہے

ادعیۂ حج | یہ حصہ بہت ضروری تھا۔ ادعیۂ قرآنیہ وادعیۂ ماثورہ صحیحہ کے التزام نے اسکو بہت مفید بنا دیا ہے۔

ان رسالوں کی تصنیف سے مصنف نے مسلمانوں کی قابل قدر خدمت کی ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین لکھائی چھپائی کاغذ سب اچھے ہیں۔

"ابو الوفا ثناء اللہ"

8/40

تقریظ فاضل اجل و عالم بےبدل جناب مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

رسائل حج مؤلفہ عزیزم مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی میری نظر سے گذرے ماشاء اللہ طباعت و کتابت ہر دو عمدہ تحفہ ہیں مضمون عام فہم اور عبارت سلیس ہے۔ مسائل بھی محققانہ طور پر اچھے بیان گئے ہیں۔ اختلافی مسائل کو بغیر ایذا کے اچھی طرح نباہا ہے خصوصاً ادعیۂ ماثورہ کا ذخیرہ غنیمت ہے۔ مجھے یہ رسائل بہ نسبت دوسرے رسائل کے جو اس باب میں لکھے گئے ہیں بہت پسند ہیں۔ خدا تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

مکتبہ رحمانیہ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
04511

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

252.5
ع ب د ۔ ا

۸۶۵

تقریظ ڈاکٹر حافظ حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسوگند گفتن کہ زر مغربیست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ ہست

ماشاء اللہ تبارک اللہ یہ تینوں رسالے حج و عمرہ و زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و عزاً کے بیان میں میرے محترم و مکرم مولوی و حافظ عبدالوہاب سلمہ اللہ التواب دہلوی مقیم حرمین محترمین نے ایسے جامع و مانع سلیس زبان و فصیح بیان میں بطرز جدید و طرز سدید لکھے ہیں کہ ہر ایک حاجی و زائران کو پڑھکر حج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق اپنا حج ادا کر سکتا ہے اور زیارات سے مشرف ہو سکتا ہے اور ادعیہ ماثورہ پڑھ سکتا ہے خدائے قدیر مؤلف صاحب کو جزائے خیر و مزید توفیق عطا کرے ۔ اور ان کو قبول فرما کر قاری و سامع و عامل و کاتب و مصحح و طابع سب کو ثواب دارین مرحمت فرمائے ۔ وماذالک علی اللہ بعزیز ۔

ان رسالوں میں ہیں کس تحقیق سے	جمع حج اصغر و اکبر کے حکم
فکر مجھ کو جب ہوئی تاریخ کی	تو کہا ہاتف نے پیغمبر کے حکم
	۱۳۵۲ھ

ایضاً

مناسک حج کے محکم اساطین یہ ہیں	رسول خدا کے فرائض یہ ہیں
دل صدق سے خوب تاریخ نکلی	حدیث و قرآں کے مضامین یہ ہیں
	۱۳۵۲ھ

ایضاً

مقصود ہے جن بھائیوں کو شرکت دربار حج	انکو مناسب ہے پڑھیں مجموعہ اسرار حج
فضل خدا سے خوب ہے یہ مصرع تاریخ طبع	راجی کہو اسرار حج ارکان حج، اذکار حج
	۱۳۵۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب البصیر ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔
امابعد۔ یہ رسالہ مؤلفہ حافظ عبدالوہاب صاحب۔ ضروریات حج وعمرہ پرحاوی اور مشتمل ہے ہر مسلمان کو اسے اپنے مطالعہ میں رکھنا چاہیئے نہایت جامع اور مفید ہے خصوصًا حجاج کے حق میں تو وہ بمنزلہ معلم اور رہنما ہے اللہ تعالیٰ اسکے مؤلف کی کوشش کو قبول فرماکر اسے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ چونکہ کتاب کا موضوع اعلیٰ اور مہتم بالشان ہے اسواسطے اسکی تاریخ طبع بھی قرآن شریف کی آیت سے مستنبط کی گئی ہے۔ وہو ہذا

لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۳۵۲ھ

نیز ایک قطعہ تاریخ بھی درج کیا جاتا ہے

بہر خوشنودی وہاب جہاں اندر کتاب ؛ شد بیاں از ورد حج ارکان حج اسرار حج

۱۹۳۴ء ۱۳۵۲ھ

تا مکان کعبہ یارب از وفور اشتیاق ؛ در مسلمانان بماند جاوداں آثار حج

۱۹۳۴ء ۱۳۵۲ھ

تقریظ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط ایڈیٹر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی۔

یہ زیر نظر کتاب جو تین حصوں پر مشتمل ہے مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی۔ آف حاجی علی جان مقیم مکہ مکرمہ کی تصنیف ہے جس میں حج کے اسرار۔ حج نبوی کا طریقہ۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج سے متعلق دعائیں درج کی گئی ہیں ویسے تو حج سے متعلق بیشمار کتابیں ہر زبان میں تالیف ہو چکی ہیں اور مزید تالیف کا سلسلہ جاری ہے لیکن یہ کتاب جو اپنی سلاست بیان مسائل کی جامعیت اور معنوی اور لفظی اختصار کا شاہکار ہے اپنا جواب نہیں رکھتی اسوجہ سے اسکے ترجمے عرفی فارسی ترکی اور انگریزی زبان میں شائع ہوئے اور دیار عرب میں اسے بے انتہا مقبولیت حاصل ہوئی۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکی زبان بہت پاکیزہ اور دلنشین ہے پڑھتے وقت یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ طبیعت پر کوئی بوجھ پڑ رہا ہے اور صرف ثواب کی خاطر اس بوجھ کو برداشت کیا جا رہا ہے یہ مصنف کے خلوص اور عشق رسول کی دلیل ہے کہ اسکی ہر سطر میں ایک جذبہ ایک ولولہ اور ایک جوش پنہاں ہے۔ پڑھنے والا محسوس کریگا کہ اس نے مختصر سے مختصر الفاظ میں وہ سب کچھ پا لیا ہے۔ جو ضخیم سے ضخیم کتاب سے بھی نہیں پایا جا سکتا۔

کتاب کے پہلے حصہ میں حج کے اسرار بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرے حصوں میں حج کے مسنون طریقے اور ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تیسرے حصہ میں وہ تمام دعائیں جمع کر دی گئی ہیں جو مسنون طریقہ سے وارد ہوئی ہیں۔ ہر حصہ اپنی جوہریت اور معنویت کے اعتبار سے فریضۂ حج کا ایک قیمتی اور لازوال خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے خواجہ محمد سلیم آف حاجی علی جان کو کہ انہیں اب پھر اسکی طباعت کا خیال آیا اور یہ گنج گرانمایہ آپ کی مساعی سے وقف عام ہوا حجاج کرام سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب اور خواجہ صاحب کیلئے دعا فرمائیں کہ انہیں اسلام اور مسلمین کی خدمت کی توفیق ارزانی ہو اور ان کی ذات سے خدا کی مخلوق زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان

یہ کتاب للہ تعالیٰ مفت تقسیم کی جاتی ہے اور مندرجہ ذیل مقامات سے مل سکتی ہے۔ بیرونجات کے اصحاب محصول ڈاک کیلئے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ یا بیرنگ بھیجنے کی اجازت دیں۔

(۱) دہلی۔ نئی سڑک۔ خواجہ محمد سلیم کوٹھی حاجی علی جانصاحب مرحوم

(۲) کراچی۔ اسلم روڈ۔ مینجر صاحب لقمانی دواخانہ

(۳) لاہور۔ ۳۶۔ گیتا بھون۔ میکلوڈ روڈ۔ مینجر صاحب ہارونی دواخانہ۔

صرف ڈاک خرچ کے لئے ایک روپیہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر طلب کی جاسکتی ہے۔

(جید پریس بلیماران دہلی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرارِ حج

یعنی

حج اور اس کے شعائر و مناسک کی حکمتیں

تمہید

حج اسلام کا ایک رکن اعظم ہے۔ نماز۔ روزہ صرف بدنی عبادتیں ہیں اور زکوٰۃ فقط مالی عبادت ہے۔ مگر حج کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بدنی اور مالی دونوں طرح کی عبادت کا مجموعہ ہے اور اس حیثیت سے جہاد کے مشابہ اور ہم پلہ ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جہادکن حج ہے۔[1] (بخاری)

[1] نسائی میں جو روایت ہے اس میں حج کو بوڑھوں۔ ضعیفوں۔ عورتوں اور بچوں کا جہاد فرمایا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضیت حج

حج ہر مستطیع انسان پر عمر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ کی توفیق ہو جائے تو وہ نور علی نور کا مصداق ہے۔ فرضیت حج قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ط (آل عمران)

اور اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر یہ بھی ہے کہ خانہ کعبہ کا حج کریں بشرطیکہ وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو اور جو نہ مانے اسی کا نقصان ہے کیونکہ خداوند عالم تو تمام عالم سے بے نیاز ہے

روایت ابوہریرہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مجمع میں خطبہ پڑھا اور فرمایا۔ لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال آپ خاموش رہے اسنے تین بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال کرنا پڑتا اور یہ تم سے نہ ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ (احمد و نسائی)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر ہر سال کرنا پڑتا تو تم نہ کرتے اور کبھی نہ سکتے حج ایک بار فرض ہے۔ اس سے زیادہ جو کرے وہ نفل ہے۔

روایت ابی امامہ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ لَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ رَوَاهُ الدَّارِمِي بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَلٰكِنْ لَهُ آثَارٌ صَحِيحَةٌ مَوْقُوفَةٌ تُؤَيِّدُهَا ط

ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کسی واقعی احتیاج نے یا کسی ظالم بادشاہ نے یا کسی سخت مرض نے نہیں روکا اور وہ بے حج کئے مر گیا تو اسکو اختیار ہے وہ خواہ یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی ہو کر یعنی جب اسلام کا ایک رکن اعظم ادا کرنے سے جی چراتا ہے تو اسکو مسلمان رہنے کی کیا ضرورت ہے (ولاحول ولا قوۃ الا باللہ)

شرائط فرضیت حج

فرضیت حج کے فرائض یہ ہیں (۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) امن طریق (۵) استطاعت زادراہ وسواری (۶) صحت فردری (۷) عورتوں کیلئے محرم۔

اقسام حج

حج کرنے کے تین طریقے ہیں (۱) قران (۲) تمتع (۳) افراد، قران کے معنی ہیں حج وعمرہ کیلئے میقات سے ایک ہی دفعہ نیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لینا۔ تمتع۔ اسکو کہتے ہیں کہ میقات سے تو صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ پہنچکر طواف وسعی وغیرہ کرکے احرام کھولڈالے اور پھر مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھے۔ افراد یہ ہے کہ میقات ہی سے صرف حج کا احرام باندھے۔

علما کا اختلاف ہے کہ قران افضل ہے یا تمتع۔ قوی قول یہ ہے جو ہدی لیکر آئے اسکے لئے قران افضل ہے اور جو ہدی نہ لائے اسکیلئے تمتع افضل ہے

ایام حج عمرہ کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس دن چاہو کرو مگر اعمال حج کے اوقات معین ہیں یعنی یوم الترویہ ۸ ذی الحجہ۔ یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ یوم النحر ۱۰ ذی الحجہ۔ احرام حج کیلئے بھی ایک زمانہ مقرر ہے جو اشہر حج کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ماہ شوال و ذی قعدہ اور عشرۂ ذی الحجہ کے دن ہیں۔ ان ایام سے پہلے احرام حج باندھنا اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔

مقامات حج

حج میں جن جن جگہوں سے ہر حاجی کو کام پڑتا ہے وہ یہ ہیں۔ مکہ۔ منیٰ۔ وادی محسر مزدلفہ۔ وادی عرنہ۔ عرفات۔

(۱) مکہ تو مشہور و معروف چیز ہے۔ اور حج کا مقصود اعظم ہے یعنی زیارت بیت اللہ۔ وہ یہیں حاصل ہوتا ہے۔ نیز طواف وسعی یہیں ہوتی ہے (۲) منیٰ مکہ سے پانچ میل فاصلہ پر واقع ہے یہ حد حرم میں داخل ہے یہاں بہت سے مناسک حج ادا ہوتے ہیں اسکا نام منیٰ اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہاں قربانیوں کا خون بہایا جاتا ہے۔ منیٰ کے لغوی معنی بہانے کے ہیں اسکی حد جمرۃ العقبہ سے لیکر وادی محسر تک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) وادی محسر[1]۔ یہ بھی حد حرم میں تو داخل ہے مگر مشاعر[2] میں نہیں ہے۔
اس وادی کا طول پانچسو ۴۵ ذراع ہے یہ نہ منی میں داخل ہے نہ مزدلفہ میں بلکہ ان دونوں کا برزخ ہے یہاں سے جلد نکل جانا مسنون ہے

(۴) مزدلفہ[3]۔ یہ منی اور عرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستہ پر واقع ہے۔ یہ حرم بھی ہے اور مشعر بھی۔ یہاں ۱۰ ذالحجہ کی رات کو رہنا مناسک حج میں داخل ہے اسکی حد ایک طرف وادی محسر سے ملی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف وادی عرنہ ہے

(۵) وادیٔ عرنہ یا وادیٔ نمرہ۔ یہ حد حرم سے خارج ہے مگر عرفات میں بھی داخل نہیں ہے بلکہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان برزخ ہے۔ اس جگہ ۹ ذالحجہ کو زوال تک قیام کرنا مسنون ہے

(۶) عرفات۔ یہ مکہ سے تقریباً پندرہ میل دور ہے اور حد حرم سے باہر ہے۔ اس جگہ کی حاضری حج کا رکن اعظم ہے۔ اگر وقت مقررہ پر کوئی یہاں نہ پہنچا تو اسکا حج نہیں ہوا۔ اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔

(۱) وادی عرنہ (۲) قریۂ عرفات (۳) جبال عرفہ۔ (۴) جادۃ الشرق۔ مشرقی سڑک

---

[1] محسر حسر سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں تھکنے کے۔ یہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے اور ان کے ہاتھی وغیرہ تھک کر بیٹھ گئے تھے اسلیے یہ نام رکھا گیا ہے (اہل مکہ اسے وادی النار بھی کہتے ہیں)

[2] مشاعر مشعر کی جمع ہے جن مقامات کا اعمال حج سے تعلق ہے وہ مشعر کہلاتے ہیں۔

[3] مزدلفہ۔ ازدلاف سے مشتق ہے۔ ازدلاف کے معنی اجتماع و تقرب کے ہیں۔ یہاں سب حاجی جمع ہوتے اسلیے اسکا نام یہ رکھا گیا ہے اس کا دوسرا نام جمع بھی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میقات احرام

آفاقی حاجیوں کیلئے مندرجہ ذیل مقامات میقات ہیں۔ یہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہیئے۔

(۱) ذوالحلیفہ۔ یہ مدینہ منورہ سے پانچ میل دور ہے اور مکہ سے دو سو ۹۵ میل یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ (۲) جحفہ۔ مکہ سے تقریباً ڈیڑھ میل ہے اور رابغ کے قریب ہے یہ اہل شام و مصر و مغرب اور اس رخ والوں کا میقات ہے۔

(۳) قرن۔ اسکو آجکل وادی محرم کہتے ہیں۔ مکہ سے دو منزل پر واقع ہے یہ اہل نجد کا میقات ہے (۴) ذات عرق مکہ سے ۷۷ میل ہے۔ اہل عراق کا میقات ہے۔

(۵) یلملم۔ آجکل اسکو سعدیہ کہتے ہیں۔ یہ اہل یمن و ہند و جاوہ وغیرہ جنوب سے تمام آنیوالوں کا میقات ہے خشکی کے راستے سے یہ مکہ سے دو منزل تقریباً ۶۰ میل دور ہے بحری راستے سے آنیوالوں کو یہ جزیرہ کامران سے تین سو ۸۰ میل چلنے کے بعد ملتا ہے اور جدہ یہاں سے ۷۵ میل رہجاتا ہے۔ اسکا موقع جغرافی یہ ہے۔ طول مشرقی ۵ دقیقہ ۴۰ ڈگری۔ عرض شمالی ۴۵ دقیقہ ۲۰ ڈگری۔ جو لوگ میقات سے ورے رہتے ہیں ان کی میقات وہی جگہ ہے جہاں وہ آباد ہیں اور مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھتے ہیں

مناسک حج

حج کے مناسک حج یہ ہیں۔ (۱) احرام (۲) طواف القدوم (۳) سعی (۴) آٹھویں ذی الحجہ کے دن اور نویں کی رات کو منیٰ کا قیام (۵) وقوف عرفہ (۶) مزدلفہ میں شب باشی (۷) رمی الجمار (۸) حلق یا تقصیر۔ (۹) طواف الافاضہ (۱۰) ایام تشریق میں منیٰ کی شب باشی (۱۱) طواف الوداع۔ (۱۲) قربانی (قارن اور متمتع پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان حج

مناسک مذکورہ بالا میں سے تین چیزیں بالاتفاق ارکان حج ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی چیز رہ جائے تو حج نہیں ہوتا۔

(۱) احرام (یعنی نیت حج)

(۲) وقوف عرفات ۔ ۹ ذوالحجہ کو عرفات کی حاضری کے بعد زوال۔

(۳) طواف الافاضہ ۔ (حج کے بعد طواف)

جمہور علماء کے نزدیک (سعی) بھی حج کا ایک رکن ہے۔ مگر بعض علما کے ہاں رکن نہیں ہے۔ صرف واجب ہے۔

ممنوعات حج

حالت احرام میں حسب ذیل باتیں منع ہیں۔
(مرد و عورت سب کیلئے)

(۱) رفث جماع و متعلقات (قرآن کریم)

(۲) فسوق عام گناہ۔ فحش باتیں۔ گالی گلوچ (" ")

لہ ۔ ہم نے صرف ان باتوں کا ذکر کیا ہے جنکی ممانعت قرآن کریم یا حدیث شریف میں صراحۃً آئی ہے ان کے علاوہ چند چیزیں ایسی بھی ہیں جو اجماعاً یا قیاساً ان سے ملحق ہیں۔ مثلاً ناخن کتروانے، خوشبو سونگھنی وغیرہ ان کی تفصیل کتب مناسک سے معلوم ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) جدال لڑائی جھگڑا (قرآن کریم)
(۴) صید البر خشکی کا شکار کرنا - (دریائی جائز ہے) ″
(۵) حلق و تقصیر سر منڈانا و بال کترو انے ″
(۶) نکاح کرنا (مسلم)
(۷) نکاح کرانا ″
(۸) نکاح کا پیغام دینا ″
(۹) خوشبو لگانا ″
(۱۰) ورس (کمیلہ) یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا (صحیحین)
(۱۱) شکاری کی کسی طرح مدد کرنا یا شکار بتانا ″
(۱۲) جو شکار محرم نے کیا ہو یا اس میں کسی قسم کی مدد دی ہو یا اس کے لئے کیا گیا ہو اسکا کھانا۔ (ابو داؤد و ترمذی)
(۱۳) جو پرند شکار کئے جاتے ہیں ان کے انڈے کھانے۔ (مسند احمد)

خاص مردوں کیلئے

(۱۴) سر ڈھانکنا (مسلم)
(۱۵) منہ ڈھانکنا (نسائی)
(۱۶) کرتہ پہننا (صحیحین)

سلہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کیونکہ اس حدیث کی صحت میں بعض علماء کو اختلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) پائجامہ پہننا (صحیحین)

(۱۸) عمامہ باندھنا 〃

(۱۹) برنس (ایک قسم کا جبہ جس میں ٹوپی لگی ہوتی ہے 〃

(۲۰) خفین (چرمی موزے) پہننا 〃

خاص عورتوں کیلئے

(۲۱) نقاب ڈالنی (بخاری) نقاب کے علاوہ کسی اور چیز سے منہ چھپانا منع نہیں ہے۔

(۲۲) دستانے پہننے (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ حج

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ:۔ تمہارے رسول کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔

لہٰذا مسائل حج معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ کے حج مبارک کے صحیح حالات معلوم کئے جائیں اور ان کے بموجب عمل کیا جائے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کیلئے کتب احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بعض علماء کرام مثل ابن حزم والمحب الطبری المکی وغیرہ، نے تو آپ کے حج کے حالات میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ ہم نے بھی ایک مختصر مضمون بعنوان حج نبوی لکھا ہے جو اس کتاب میں شامل ہے

فضائل حج

فضائل حج میں بہت سی احادیث آئی ہیں

عن ابی ھریرۃ قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللّٰہ ورسولہ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین عمل کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ (متفق علیہ)

لانا اس نے عرض کیا اسکے بعد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ عرض کیا گیا کہ پھر اسکے بعد فرمایا کہ حج مقبول۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (متفق علیہ)

اور انہیں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کیلئے حج کرے اور اس میں جماع و فسق و فجور سے محترز رہے تو وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے طفل نوزائیدہ۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا - وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (متفق علیہ)

اور انہیں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ عمرہ سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد حج حج دینی و دنیوی دونوں فوائد کا جامع ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ (سورہ حج) تاکہ اپنے فائدوں کے کاموں میں شریک ہوں) دینی فوائد تو ظاہر ہیں یعنی کفارہ ذنوب۔ حصول جنت۔ اللہ کی رضامندی وغیرہ۔ مگر دنیاوی منافع کی کچھ تشریح مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آجکل جس کام میں دنیاوی منفعت نہ ہو وہ فضول سمجھا جاتا ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [۱] اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا [۲]

جامعیت ملت یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام وہ پیغام محبت ہے۔ جو بچھڑے ہوؤں کو ملاتا اور بیگانوں کو یگانہ بناتا ہے

[۱] ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت نہیں [۲] اے اللہ دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مشغلہ اور مبلغ علم نہ بنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام اسلام کا ایک بڑا منشا یہ بھی ہے کہ افراد مختلفہ کو ملت واحد بنا دیا جائے چنانچہ اسی غرض سے اہل محلہ میں محبت واتحاد پیدا کرنے اور قائم رکھنے کیلئے پنجگانہ نمازوں کے وقت اہل محلہ پر محلہ کی مسجد میں جمع ہونا واجب کیا گیا ہے۔ اہل شہر میں تعلقات بڑھانے کیلئے ہفتہ میں ایک بار ان کا مسجد جامع میں اکٹھا ہونا اور ملکر نماز جمعہ ادا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اہل شہر اور دیہات و قرب وجوار کے رہنے والوں میں تعارف ومحبت مستحکم رکھنے کیلئے سال میں دوبار عیدین کی نماز کو سنن ہدیٰ میں مقرر کیا گیا۔ پس اسیطرح تمام عالم اسلامی میں رابطۂ دینی کے مضبوط کرنے کیلئے مختلف قوموں۔ مختلف نسلوں۔ مختلف زبانوں مختلف رنگوں اور مختلف ممالک کے اشخاص کو دین واحد کی وحدت پر قائم ہونے کیلئے عمر بھر میں ایکدفعہ ان سب اشخاص پر جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتے ہیں حج فرض کیا گیا ہے۔

(۲) مساوات اسلامی

اسلام کا ایک اصول مساوات بھی ہے حج سے یہ مقصد بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے سب لوگ شاہ ہوں یا گدا ایک ہی لباس میں ایک ہی حالت میں ایک ہی جگہ خدائے واحد کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور اسطرح سب امتیازی تفرقے مٹ جاتے ہیں۔

(۳) عالمگیر اتحاد اسلامی

مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہو کر امور سیاست۔ تجارت وغیرہ سب کاموں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور اسطرح باہم تعاون وتناصر کا مقصد حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے غیر مسلم ہشیار قومیں اجتماع حج سے بہت خوفزدہ رہتی ہیں اور اپنے مقبوضات کے لوگوں کو حج سے روکنے کی مسلسل کوشش کرتی ہیں۔

(۱) مجاہدانہ زندگی کی تعلیم

جہاد فی سبیل اللہ اسلام کی روح رواں ہے جس مسلمان کو اس مقدس فرض کی ادائگی اور اسکے لئے طیاری کا خیال نہیں ہے اسکا ایمان ناقص ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ (سورہ حج)	مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی قسم کا شک نہیں کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہی اپنے دعویٰ اسلام میں سچے ہیں۔

یوں تو اسلام کے جملہ ارکان کو جہاد سے مناسبت ہے مگر حج کو خصوصیت کیساتھ اس سے ربط و تعلق ہے چنانچہ سورۂ بقر میں حج کے احکام جہاد کے احکام کے ساتھ ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ سورۂ حج میں بھی احکام حج کے بعد ہی جہاد کی مشروعیت کا ذکر ہے اور اسی سورت کے آخر میں جو حکم دئے گئے ہیں ان میں ایک حکم جہاد کا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں کو مجاہدانہ زندگی کی تعلیم دینی اور انہیں جہاد کیلئے طیار کرنا بھی ہے۔

حج کے احکام ملاحظہ ہوں۔ ان کو جہاد کے ساتھ کسقدر شدید مناسبت ہے۔

(۱) تمام حاجیوں کا یکساں لباس (احرام) پہننا پڑتا ہے۔ فوج میں بھی یونیفارم ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے۔

(۲) حاجیوں کو ایک خاص قانون کے ذریعہ پابندی کرنی پڑتی ہے اگر کوئی اسکی خلاف ورزی کرے تو اسکا کفارہ (جرمانہ) دینا پڑتا ہے۔ اسیطرح مجاہدین کیلئے فوجی قوانین کی پابندی لازمی امر ہے،

(۳) سب حاجیوں کو عرفات میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جو شخص حج کے تمام ارکان ادا کرے مگر عرفات میں حاضر نہ ہو اسکا حج نہ ہوگا۔ اسی طرح ہر مسلمان کے لئے خلیفۂ اسلام کی طلب پہ جہاد میں شریک ہونا ضروری ہے اور جو شخص باوجود استطاعت شریک نہ ہوگا اس کا اسلام ناقص ہے۔

(۴) ہر حاجی کیلئے ضروری ہے کہ جب حج کو جائے تو زاد راہ لیکر جائے تاکہ دوسروں کے لئے بار نہ بن جائے اسیطرح ہر مجاہد کو سامان جنگ مہیا کرنا ضروری ہے۔

(۵) حج میں تین باتوں کی سخت ممانعت ہے۔ (ا) بیحیائی کی باتیں (ب) ناشائستہ کلام یعنی گالی گلوچ وغیرہ (ج) آپس میں لڑنا جھگڑنا۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ جب مسلمانوں کا لشکر ایک جگہ جمع ہو تو اسے ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ آپس میں اختلاف اور منازعت نہ پیدا ہونے پائے۔

(۵) آخرت کی یاددہانی

حج کو جس طرح جہاد سے خاص مناسبت ہے اسی طرح قیامت سے بھی مشابہت ہے۔ عرفات کا اجتماع میدان حشر کا نمونہ ہے۔ لباس احرام کفن سے مشابہ ہے۔ سورۂ حج کی ابتدا قیامت کے ذکر سے ہوئی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حج کا ایک اہم مقصد آخرت کی یاددہانی ہے آخرت کی یاد سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ بیشمار ہیں جن میں سے چند فائدوں کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

(۱) آخرت کی یاد سے انسان کو اپنی حیات مستعار کی قدر ہوتی ہے اور اسکو بےکاری اور لہو و لعب میں وقت صرف کرنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی قوم کا ایک مفید فرد بن جاتا ہے۔

(۲) اس سے انسان اعمال صالحہ کی رغبت اور گناہوں سے اور تمام بداخلاقیوں اور ہر طرح کی بدمعاملگیوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور وہ ایک شریف اور مہذب آدمی بن جاتا ہے۔

(۳) اس سے انسان کو باوجود اسقدر ترقی کے اپنی بےکسی اور درماندگی کا احساس ہوتا ہے۔ اور تکبر و غرور ظلم و فساد کے جذبات کی بیخ کنی ہوتی ہے اور وہ قوم کے غریب طبقہ کا ہمدرد بن جاتا ہے۔

(۴) اس سے انسان کو اپنی ذاتی منفعت و آسائش کے خیال کے بجائے قومی اور رفاہ عام کے کاموں کی رغبت ہوتی ہے تاکہ دنیا میں بھی اسکی یادگار باقی رہے۔ آنے والی نسلیں اسکو بھلائی سے یاد کریں اسکے لئے دعاء خیر کریں۔ اور آخرت میں بھی ثواب ملتا رہے۔

(۵) جب یہ خیال آتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخر مرنا ہی ہے تو پھر گھر میں پڑے پڑے مرنے سے کیا فائدہ۔ اسلام کی حمایت اور اشاعت میں کیوں نہ جان دی جائے تو انسان مجاہد بن جاتا ہے۔ اور اپنی جان و مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) شوکتِ اسلام

حج سے شوکت اسلام بھی ظاہر ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اپنی تعداد اپنی قوت کا منظر دکھانے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔

(۷) تجرباتِ سفر

بحروبر کے سفر سے انسان کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ بھی اسکے ضمن میں داخل ہیں۔ یعنی سیر وسیاحت۔ تجربہ۔ اکتساب معلومات، مالی فوائد وغیرہ۔

(۸) تمام فوائد اجتماع کا حصول

دنیا میں اجتماعات کے جو فوائد متصور یا مقصود ہوتے ہیں وہ سب حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً ایک بادشاہ کا جو مقصود شاندار درباروں کے انعقاد سے یا ایک مارشل (امیر لشکر) کا جو مقصود فوجی نمائش سے۔ انجمنوں کا جو مطلب سالانہ جلسوں اور مندوبوں کے اجتماع سے۔ ایوان تجارت کا جو مقصد عالمگیر نمائشوں کے قیام سے ہوتا ہے وہ سب مقاصد حج کے اندر مقصود وملحوظ ہیں۔ آثار قدیمہ کے جویا صناد ید عالم کے متلاشی۔ عالمان طبقات الارض واقفان علم الالسنہ اور محققان تاریخ اقوام ماہران جغرافیہ عالم کو جن باتوں کی تلاش ہوتی ہے وہ سب امور حج سے پورے ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ[1] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ[2]

[1] ترجمہ۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہمکو یہ ہدایت عطا کی اور اگر خدا ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی راستہ نہ پاتے۔

[2] ؍ ؍ ۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے نعمت اسلام عطا کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اعتراض

رہا یہ اعتراض کہ مسلمان ان فوائد کو مدنظر کیوں نہیں رکھتے اور ان کے حصول کی کوشش کیوں نہیں کرتے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ہمارے بعض علما کا قصور ہے۔ کاش وہ اپنی قوت تعلیم و ارشاد آپس میں جھگڑوں اور غیر ضروری مسئلوں میں صرف کرنے کے بجائے حکم و اسرار شریعت کی تفہیم و اشاعت اور مقاصد شرعیہ کی تحصیل کی کوشش اور ترغیب و تاکید میں خرچ کریں تو حج و نماز کے فوائد آسانی سے حاصل ہوسکتے ہیں وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ [۱] وعدہ مقدس ہے۔

حکم مناسکِ حج

شریعت اسلامیہ کے سب احکام مصالح عباد اور فوائد دنیوی و اخروی پر مبنی ہیں کیونکہ ان کا مقرر کرنیوالا خدائے حکیم ہے اور فعل الحکیم لا یخلو من الحکمة [۲] لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام احکام کی باریکیاں اور اسرار ہر شخص کی سمجھ میں آجائیں یا جو حکمتیں علماء متقدمین بتا گئے ہیں وہ جامع اور مانع ہیں۔ بعض احکام تو ایسے ہیں کہ ان کو علماء راسخین ہی سمجھ سکتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ان کے فوائد و حکم بے شمار ہیں اور ہر شخص بقدر توفیق و قابلیت ان میں سے چند باتوں کو سمجھ لیتا ہے اسکے بعد آنیوالے

---

[۱] ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کو ہم بھی ضرور اپنے راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو خلوص دل سے نیک کام کرتے ہیں۔

[۲] ترجمہ:۔ حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ کَمْ تَرَكَ الْاَوَّلُ لِلْآخِرِ عربی کا مشہور و صحیح مقولہ ہے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ [2]

جو باتیں ایسی ہیں کہ ان کے فوائد مخفی اور دقیق ہیں انکو اُمُورِ تعبدیہ کہا جاتا ہی جیسے نماز کی تعداد رکعات۔ روزوں کی تعداد۔ زکوٰۃ کا نصاب وغیرہ۔

مناسک حج بھی انہی امور تعبدیہ میں سے ہیں۔ لہذا ان کے تمام مصالح اور حکمتیں خدا تعالی ہی کو معلوم ہیں۔ یا جسکو خدا تعالی نے یہ علم عطا فرمایا ہے مگر بحکم مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا يُتْرَكُ كُلُّهٗ [3] چند باتیں علماء کرام کے افادات سے اقتباس کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

حکمت احرام

آدمی جب کسی شاہی دربار میں جانا چاہتا ہے تو پہلے کسی قدر اسکے لائق تیاری کرتا ہے احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے کیلئے تیاری نہ کرنا اور ویسے ہی بے پروا اور گستاخانہ چلے آنا کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔ اسلئے حکم ہے کہ میقات سے اس حضوری کی تیاری کرلو اور اپنی وہ حالت بنالو جو پسندیدہ بارگاہ عالی ہے یعنی عاجزی۔ مسکنت۔ ترک زینت۔ تبتل الی اللہ اسلئے لباس احرام بھی ایسا سادہ رکھا ہے جو سب سے آسان اور سہل الحصول ہے اور جس میں مساوات اسلامی کا بخوبی ظہور ہوتا ہی اس میں کفن کی بھی مشابہت ہے جس سے انسان کچھ بھی یاد آجاتا

---

[1] ترجمہ:۔ اگلے لوگ پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔ [2] ترجمہ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ [3] ترجمہ۔ جو چیز پوری نہ حاصل ہو سکے اسے بالکل چھوڑ دینا بھی نہ چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دنیا سے جاتے وقت اسکو اتنا ہی کپڑا نصیب ہوگا۔ نیز اس سے انسان کو اپنی ابتدائی حالت یاد آجاتی ہے کیونکہ انسان کا اولین لباس ایسا ہی تھا

حکمت (۲) تلبیہ (لبیک)

احرام باندھنے کے وقت سے لیکر اسکے کھولنے تک ہر حاجی نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ بار بار لبیک پڑھتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ لبیك اللّٰھم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شریك لك (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں سب تعریفیں تیرے ہی لئے زیبا ہیں اور سب نعمتیں تیری ہی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے اس میں کوئی تیرا شریک نہیں۔) ذرا ان الفاظ پر غور کرو تم کو بہت سی حکمتیں نظر آئیں گی۔

(۱) بار بار لبیک کہنی یہ اقرار کرنا ہے کہ اے خدا میں تیرے سب حکموں کو ماننے کیلئے تیار ہو کر تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں۔

(۲) لا شریک لک سے توحید کا اقرار ہے جو اصل اصول ایمان و اسلام ہے۔

(۳) پھر یہ اعتراف ہے کہ سب نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں لہٰذا تیری ہی حمد وثنا ہم کرتے ہیں اور کریں گے۔

(۴) پھر اس بات کا اقرار ہے کہ ملک اور حکومت بھی خدا ہی کی ہے حقیقی بادشاہ وہی ہے اور ہم سب اسکے بندے ہیں۔

لہٰذا دنیا میں اسی کا قانون اسی کا حکم چلنا چاہئے اور کسی کو اپنی طرف سے نیا قانون بنانے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار نہیں ہے۔ دنیاوی حکام صرف خدا تعالیٰ کے خلیفہ ہیں اور اسلئے بنائے گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون کو نافذ کریں اسلئے ان کی اطاعت مسلمانوں پر اسی وقت تک فرض ہے کہ جب تک وہ اس خلافت کی حد سے آگے نہ بڑھیں اور خود خدا نہ بن بیٹھیں یعنی احکام الٰہیہ کو پس پشت ڈالکر حکومت نہ کرنے لگیں ورنہ پھر مسلمانوں پر ان کی اطاعت حرام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ

لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ (صحیحین)	جس بات میں خدا کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ صرف اچھی باتوں میں اطاعت کرنی چاہیئے۔

غور کرو کہ جو شخص ان سب باتوں کا بار بار اقرار کریگا تو وہ حج کے بعد کس قسم کا انسان بن جائیگا بشرطیکہ اس نے یہ تمام اقرار سچے دل سے کئے ہوں اور سمجھ بوجھکر یہ الفاظ ادا کئے ہوں۔

(۳) حکمت طواف القدوم و طواف الوداع

مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر طواف قدوم سنت اور مکہ سے روانگی کے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اسکا فائدہ ظاہر ہے آدمی جسکے پاس برائے ملاقات یا بطور مہمان جاتا ہے سب سے پہلے بھی اسی سے ملتا ہے اور چلتے وقت بھی اس سے ضرور ملکر رخصت ہوتا ہے اسی طرح آنے کے وقت طواف قدوم۔ اور روانگی کے وقت طواف الوداع کو سمجھنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمت (۴) استلام حجر اسود

حجر اسود کو بوسہ دینا۔ ہاتھ لگانا۔ اسپر پیشانی رکھکر اور سر ٹیک کر خدا تعالی کو سجدہ کرنا یہ سب باتیں مسنون اور باعث ثواب ہیں۔ اور اس سے مقصود خدا تعالی کی عبادت اور امتثال امر ہے ورنہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ یہ پتھر معبود ہے یا اسکے اختیار میں نفع و ضرر ہے جیسا کہ بعض مشرکوں نے اپنے بتوں پر قیاس کر کے مسلمانوں پر اعتراض کیا تھا کہ مسلمان بھی حجر اسود کو بلکہ کعبہ کو پوجتے ہیں اسکا جواب مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے ہی اپنے رسالہ قبلہ نما میں بہت مدلل و مفصل دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کیلئے یہ ضروری امر ہے کہ عابد یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ چیز نافع و ضار ہے اور اسکے اختیار میں میرا نفع و نقصان ہے اس چیز کے آگے تذلل و خشوع کرے اور اس سے اپنی مرادیں مانگے اسکی حمد و ثنا کرے ان باتوں میں کوئی بات بھی استقبال قبلہ یا استلام حجر اسود میں نہیں پائی جاتی ہے بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ معبود و مقصود صرف خدائے وحدہ لا شریک لہ ہے اور اسی کے قبضہ میں سب کام ہیں۔ اسی کے اختیار میں نفع و نقصان ہے اسی کی حمد و ثنا کرتے ہیں اسی سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ کعبہ یا حجر اسود کو نہ کوئی معبود سمجھتا ہے نہ اسکو نفع نقصان کا مالک سمجھتا ہے نہ اس سے کوئی مرادیں مانگتا ہے نہ اسکی حمد و ثنا کی جاتی ہے بلکہ یہ چیزیں تو صرف محل عبادت ہیں اور استقبال قبلہ و استلام حجر اسود بھی ایک طریقہ عبادت ہے جس کا حکم دیا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر اسود کی بابت مسلمانوں کا عقیدہ

حجر اسود کے بارے میں مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کے مجمع میں حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا۔

اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَاقَبَّلْتُکَ (رواہ الستۃ واحمد)

میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تیرے قبضہ میں نہ کسی کا نفع ہے نہ نقصان اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی نہ چومتا۔
(صحاح ستہ ومسند احمد)

رہا یہ سوال کہ پھر اسکا فائدہ اور حکمت تشریع کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اس کا فائدہ تو وہ ثواب ہے جو احادیث میں آیا ہوا ہے یعنی (۱) گناہ معاف ہوتے ہیں (ترمذی) (۲) قیامت میں یہ گواہی دیگا کہ فلاں شخص نے اسکو استلام کیا تھا زندگی گویا اسکو چومنا اپنے عمرہ وحج کی شہادت ثبت کرانا ہے۔ (۳) اتباع سنت و امتثال امر کا ثواب یعنی رضائے الٰہی وحصول جنت وغیرہ اور اسکی حکمت تشریع یہ ہے کہ عہد ابراہیمی میں پیمان عام لینے کا دستور یہ تھا کہ ایک پتھر رکھدیا جاتا تھا جسپر لوگ آکر ہاتھ مارتے تھے اسکے معنی یہ ہوتے تھے کہ جس عہد کیلئے وہ پتھر رکھا گیا ہے اسکو انہوں نے تسلیم کرلیا۔ اسی دستور کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مقتدی قوموں کیلئے یہ پتھر نصب کیا ہے جو کوئی اس گھر میں جسکی بنیاد خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہوئی ہے، داخل ہو اس پتھر پر ہاتھ رکھے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کا عہد باندھ لیا۔ اگر جان بھی دینی پڑے گی تو اس سے منحرف نہ ہوگا گویا حجر اسود کا استلام خدا تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے (وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی) چنانچہ اس تمثیل کی تصریح بھی ایک ضعیف حدیث میں آئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ یُصَافِحُ بِہٖ خَلْقَہٗ۔
(معجمہ طبرانی بسند ضعیف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حجر اسود زمین میں بمنزلہ یمین اللہ ہے جس سے اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے

(۵) حکمت طواف

طواف بھی عبادت الٰہی کا ایک مسنون طریقہ ہے اور اس کی غایت ذکر الٰہی ہے جیساکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں مرفوعاً وارد ہے۔

اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَرَمْیُ الْجِمَارِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ (ابوداود و ترمذی)

طواف، سعی، رمی جمار یہ سب کام اللہ تعالیٰ کو مختلف طریقوں سے یاد کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

طواف کے فوائد وہی ہیں جو استلام حجر اسود میں لکھے گئے ہیں یعنی امتثال امر و اتباع سنت کا ثواب (۲) طواف کا ثواب مخصوص جو احادیث میں آیا ہوا ہے۔ (۳) اس میں دنیاوی فائدہ یہ بھی ہے کہ ریاضت ہو جاتی ہے اور اسکی حکمت یہ ہے کہ (۱) انسان طول الطبع واقع ہوا ہے لہذا عبادت کے مختلف طریقے مقرر کئے گئے

سلہ ترجمہ:۔ اور اللہ کی صفت بلند تر ہے یعنی اللہ کی شان مثالوں سے بلند تر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تاکہ جس وقت جو آسان معلوم ہو کرے۔ از انجملہ ایک طریقہ عبادت طواف بھی ہے کہ انسان با آرام تمام چل پھر کر عبادت الٰہی بجالائے اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو جائے یعنی ثواب بھی اور ریاضت بھی البتہ مخصوص مکان اور خاص طریقہ کی قید اسلئے لگا دی گئی ہے کہ اسلامی وحدت و تنظیم عبادت کا اصول اساسی ہے۔

(۲) اس سے مقصود اظہار محبت الٰہی بھی ہے جسطرح کہ ایک عاشق اپنے معشوق کے گھر کے آس پاس پھرتا رہتا ہے کہ شاید کبھی دیدار ہو جائے اسیطرح مومن بھی عشق الٰہی میں چکر بیت اللہ کا لگاتا ہے جس سے مقصود حصول رضوان الٰہی و مشاہدہ انوار قدسیہ ہوتا ہے نہ کہ صرف سیر گشت جیسا کہ کہا گیا ہے۔ (۳) انسان جب غور و فکر کرتا ہے تو بعض اوقات سکون اسکے لئے مفید ہوتا ہے اور بعض اوقات حرکت جیسے مشائین علماء کی عادت تھی نماز اور طواف دونوں ایک ہی مقصد کیلئے مشروع ہوئے ہیں ایک میں سکون ملحوظ ہے دوسرے میں حرکت۔

(۶) حکمت الرمل و الاضطباع

طواف عمرہ و طواف حج میں تین پھیروں میں رمل یعنی آہستہ آہستہ دوڑنا اور اضطباع مسنون ہے۔

اضطباع یہ ہے کہ داہنا شانہ کھلا ہوا ہو اور چادر احرام بغل کے نیچے سے نکالکر دوسرے شانہ پر ڈال لے۔ اسکا سبب تشریع یہ ہے کہ ۷ھ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام (عمرۃ القضا) کیلئے تشریف لائے تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد اور ان کے صحابی کمزور رہیں۔ مدینہ کے بخار نے انکو کمزور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضعیف کر دیا۔ یہ تو طواف نہیں کر سکیں گے۔ اور ان کے بہت سے شیاطین دارالندوہ کے آس پاس تماشا دیکھنے کیلئے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل اور اضطباع کرو۔ باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلنا۔ مشرکین نے جب صحابہ کو دوڑتے ہوئے ڈنڑ کھولے ہوئے دیکھا تو مرعوب ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ تو کہتے تھے کہ یہ کمزور ہو گئے ہوں گے یہ تو ہم سے بھی زیادہ مضبوط اور توانا ہیں (رمل کی ابتدائی تشریع تو اس سبب سے ہوئی تھی مگر اسکے بعد یہ سنت معمول بہا ہو گئی اور صحابۂ کرام برابر اسکو بجا لاتے رہے) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو موقوف بھی کرنا چاہا کہ اب اسکی کیا ضرورت ہے مگر پھر یہ فرمایا کہ جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہمکو اسے چھوڑنا نہیں چاہیے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ (بخاری شریف)

رمل کی ہمکو کیا ضرورت ہے۔ وہ تو ہم نے مشرکین کو اپنی دکھانے کیلئے کیا تھا اور وہ ہلاک ہو چکے۔ پھر فرمایا رمل مسنون چیز ہے لہذا ہم کو اس کا ترک کرنا پسند نہیں۔

(بخاری شریف)

اب اس کا فائدہ اتباع سنت ہے اور اپنی گذشتہ حالت کی یاددہانی کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اسکی ضرورت تھی اور اب خدا کے فضل سے یہاں مسلمان ہی مسلمان ہیں کیا اور کوئی قوم بھی اپنی تاریخ کے واقعات اس طرح محفوظ رکھنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ نیز ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دور و دراز سفر کی تکالیف اٹھانے کے بعد بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجیوں کے ذوق و شوق اور ہمت کا اظہار اس سے ہوتا ہے۔

حکمت سعی

حج کے اکثر ارکان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں مگر سعی انکی زوجۂ پاک یعنی ام المومنین حضرت ہاجرہ کی یادگار ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے حکم کے بموجب حضرت اسمٰعیل اور انکی والدہ حضرت ہاجرہ کو مکہ کے بیابان میں (جہاں اسوقت نہ پانی تھا نہ کوئی آدم زاد) چھوڑ کر چلے گئے اور حضرت ہاجرہ کے مشکیزہ کا پانی ختم ہو گیا تو پیاس کے مارے انکے شیر خوار فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام جاں بلب ہو گئے۔ جب حضرت ہاجرہ سے یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ پانی تلاش میں صفا گئیں کہ شاید کہیں پانی مل جائے مگر کوشش بے سود گئی تو اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔ جب تک بچہ نظر آتا رہا تو آہستہ آہستہ چلیں۔ جب وہ نظر سے اوجھل ہو گیا (کیونکہ آپ نشیب میں پہنچ چکی تھیں) تو دوڑنا شروع کر دیا جب بلندی آگئی اور بچہ نظر آنے لگا تو آہستہ چلنے لگیں یہاں تک کہ وہ مروہ پر پہنچ گئیں وہاں بھی ناکامی ہوئی تو پھر صفا تک آئیں اسطرح سات پھیرے کئے۔ بچہ کے پاس اسلئے نہیں جاتی تھیں کہ اسکی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی۔ دوسرے یہ کہ پانی کی تلاش بھی ضروری تھی ورنہ دونوں کی جان خطرہ میں تھی اور صفا یا مروہ سے آگے اسلئے نہیں جاتی تھیں کہ بچہ سے دوری ہو جائے گی۔ الغرض اسی جگہ چکر لگاتی رہیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آجائے یا پانی کا نشان مل جائے۔ جب سات پھیرے ہو چکے تو ایک آواز سنائی دی۔ دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے انہوں نے اپنا پر یا پاؤں زمین پر مارا تو وہاں سے پانی کا چشمہ نمودار ہو گیا حضرت ہاجرہ دوڑی ہوئی آئیں۔ آکر پانی پیا اور بچہ کو پلایا اور اس چشمہ کے ارد گرد منڈیر بنا دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت ہاجرہ منڈیر نہ بناتیں تو زمزم بہتا دریا ہوتا۔ (بخاری)

مقصودِ سعی

خدائے تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ کی یہ بے تابانہ حرکت پسند آئی اور اسکو مناسک حج میں قرار دیدیا۔ تاکہ حضرت ہاجرہ کی سنت قائم رہے اور انکے مسلمان بچے یہ یاد کر لیا کریں کہ دین حنیف کے موسسوں نے کیا کیا تکالیف برداشت کی تھیں اور اس زمانہ میں مرکز اسلام (مکہ) کی کیا حالت تھی نیز جو بیتابی اور انابت الی اللہ حضرت ہاجرہ کو اسوقت تھی وہ بھی اپنے میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور باران رحمت کی جستجو میں اسی طرح بیتاب اور ساعی ہوں جیسے وہ پانی کی تلاش میں تھیں اسلئے سعی کی غایت و غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بتائی ہے کہ سعی یاد الہٰی کرنے کیلئے مقرر کی گئی ہے یعنی اصل مقصود بھی مدنظر ہونا چاہئے۔ صرف خالی دوڑ دھوپ کر لینے سے اسکا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

حکمت وقوف عرفہ

وقوف عرفہ حج کا رکن اعظم ہے یہ فوت ہو جائے تو حج ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں آیا ہے الحج عرفۃ(۱) مقام عرفات بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمام صحابہ کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم (سنن اربعہ) یعنی اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تم سب اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو) اس وقوف کا وہ فائدہ تو اب ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یعنی مغفرت عامہ اور اسکی حکمت تشریع یہ ہے (۱) سب حاجی ملکر اس مقدس میدان اور اس بابرکت دن میں خدا تعالیٰ کا ذکر کریں اور دعا مانگیں اپنی اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقف اکبر کی استعداد پیدا کریں۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے قانون اساسی کا اعلان اسی مقام پر فرمایا۔ یہاں آنے سے لوگوں کو وہ بھی یاد آتا رہے گا۔

(۳) سب حاجی عرفات میں جمع ہو کر ایک وقت معین میں بیت اللہ کی زیارت کے ارادہ سے سفر کرتے ہیں۔ اس سے ملکر سفر کرنیکا مقصد پورا ہوتا ہے اور میدان جہاد کیطرف بہ یک وقت نقل وحرکت کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

(۹)
حکمت بیت مزدلفہ

مزدلفہ کی شب باشی سنت مؤکدہ ہے اور بعض علماء کے نزدیک واجب اسکی حکمت تشریع استراحت جسم ہے کیونکہ انسان ضعیف البنیان ہے اسلئے تھوڑی دیر آرام لے لینے سے گذشتہ دن کی تھکن بھی رفع ہو جاتی ہے اور دوسرے دن یوم النحر کے مناسک ادا کرنے کی قوت بھی آجاتی ہے۔

(۱) حج ۔عرفات کی حاضری کا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) حکمت وقوف مشعر حرام

مشعر حرام مزدلفہ کا نام ہے۔ طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر تک یہاں ذکر الٰہی کرنا ضروری امر ہے کیونکہ فرمان باری ہے فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ (سورہ بقرہ) جب عرفات سے واپس ہو تو مزدلفہ میں اللہ کو یاد کرو۔ یہاں اہل جاہلیت ٹھہر کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے بیان کیا کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اسکے بدلہ ذکر الٰہی کا حکم دیا اور فرمایا کہ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے نعمت اسلام سے مشرف فرمایا اور ہدایت و توفیق اعمال صالحہ عطا فرمائی۔ اسکی حکمت تشریع بھی وہی ہے جو وقوف عرفہ کی ہے یعنی مواضع ماثورہ متبرکہ میں یکجا جمع ہو کر دعا مانگنی اور دن اور رات دونوں ذکر الٰہی اور توفیق حج و بشارت مغفرت حجاج کا شکر کرنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور یادگار کو قائم رکھنا

(۱۱) حکمت قیام منیٰ

منیٰ میں ایام نحر و تشریق میں مقیم رہنا ضروری امر ہے اور اسکا فائدہ و حکمت وہی باتیں ہیں جو فوائد حج کے عنوان سے گذر چکی ہیں (۱) امتثال امر و اتباع سنت (۲) ذکر الٰہی (۳) اجتماع و تعارف و مذاکرہ امور مفیدہ عامہ (۴) فوائد تجاریہ سیاسیہ وغیرہ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) حکمت رمی جمرات

رمی جمرات بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا ایک طریقہ ہے اسکا فائدہ وہ ثواب ہے جو امتثال امر الٰہی اتباع سنت اور ذکر الٰہی کا ہے۔ اور حکمت تشریع یہ ہے۔

(۱) اقامت ذکر الٰہی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ (ابوداود و ترمذی)	کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمار یہ سب باتیں مختلف طریقوں سے خدا کو یاد کرنے کیلئے مقرر کی گئی ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے۔

وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (سورۂ انفال)	اور تم سے جس قدر ہو سکے ان (کافروں کے مقابلہ) کیلئے طاقت کا سامان مہیا کرو۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ (مسلم)	خبردار طاقت کی بڑی چیز نشانہ بازی ہے۔

لہٰذا رمی جمرات سے اس حکم الٰہی کی یاد دہانی بھی مقصود ہے کہ حج سے فارغ ہو گئے تو اب جہاد کی طیاری شروع کر دو۔

(۳) اس میں یہ تعلیم بھی ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں سب سے ضروری چیز اتحاد و اتفاق ہے اور مرد و زن و بچہ کا عملی اشتراک ہے۔ اگر ساری قوم متحد ہو کر کسی کا مقابلہ کرے تو وہ ضرور کامیاب ہو گی خواہ اسکے پاس پتھروں کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمت حلق و تقصیر (۱۳)

احرام کی حالت رفع کرنے کے لئے جو باتیں ضروری ہیں ان میں ایک حلق یا تقصیر یعنی سر منڈوانا یا بال کتروانا بھی ہے اسکی حکمت تشریع یہ ہے۔

(۱) انسان حج کرکے نوزائیدہ بچے کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ لہذا جس طرح ولادت حقیقی کے بعد عقیقہ میں سر منڈوانا مسنون ہے اسی طرح حج کے بعد بھی ظاہری میل کچیل پریشان بالوں کا ازالہ واجب کیا گیا ہے جو معقول و مناسب بات ہے۔

(۲) اقوام سابقہ کی عادات اور شرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں منڈوانا گردن کٹوانے کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے اور ایمان باللہ کی یہ شرط کہ دین حق کسی حالت میں نہ چھوڑوں گا اگرچہ قتل کروا دیا جاؤں اسکا اظہار شعائر پر سر منڈوانے سے کرتے تھے سر کے بال وہ لوگ سر کے برابر معزز سمجھتے تھے اور اب بھی اکثر لوگوں کو سر کے بال بہت عزیز ہوتے ہیں

اور ان کا منڈوانا ان کو شاق گذرتا ہے۔ حج میں سر کے بالوں کو خوشی خوشی منڈوانا کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان کو اپنی ہر عزیز ترین چیز خدا کی راہ میں دیدینی چاہئیے۔

حکمت قربانی (۱۴)

قربانی صرف مناسک حج ہی میں محصور نہیں ہے بلکہ عید الاضحیٰ میں ہر جگہ اسکا اجراء مسلمانوں کا شعار ہے مگر حج کے ساتھ اسکو خاص مناسبت ضرور ہے اسلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ قربانی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سنت اور یادگار ہے۔

واقعۂ قربانی

اس کا قصہ قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے

فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَ

ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ جب لڑکا انکے ساتھ دوڑنے کے قابل ہوا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں تم کہو کیا کہتے ہو۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو جو حکم الٰہی ہو اسکی تعمیل فرمائیے۔ مجھ کو انشاء اللہ آپ صابر پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا تو ہم نے اسکو پکارا کہ اے ابراہیم واقعی خواب کو تو نے سچا کر دکھایا ہم نیک بندوں کو اسی طرح آزما کر رفع درجات کا بدلہ دیتے ہیں بیشک یہی تو ظاہر طور آزمائش ہے اور ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ (سورۂ صافات)	اسکے بدلہ میں بڑی قربانی مقرر کردی اور اسکو پچھلے لوگوں میں قائم رکھا۔

خدا تعالیٰ نے اسکو ذِبحِ عَظِیم ۔ فرمایا ہے جسکا ظہور ہر سال عالم اسلامی میں اس وقت سے آجتک ہو رہا ہے۔ اس سے بڑا فدیہ کیا ہوگا۔

فوائد کی تفصیل

قربانی کے فوائد اور حکمتیں بے شمار ہیں۔

(۱) امتثال امر باری تعالیٰ (۲) اتباع سنت نبی اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم (۳) احیائے سنت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام (۴) فدیۂ اسماعیل علیہ السلام پر خدا کا شکریہ (۵) ایام نحر و تشریق میں جنکو حدیث میں ایام ضیافت و تنعم فرمایا گیا ہے۔ فقراء و مساکین کے ساتھ سلوک۔ اپنے اہل وعیال و دوستوں کی تفریح و مہمانی (۶) اظہار نعمت خدا تعالیٰ کا شکر۔ شکراً لادیائہٖ او نعمائہٖ :۔

(۷) ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کروں گا اگرچہ اس میں میری جان چلی جائے، اسکی مشق اسطرح ہوتی ہے کہ ایک جانور اپنی اولاد کیطرح پالا جائے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیا جائے اور اسوقت یہ خیال رہے کہ اپنی اور اپنی اولاد کی جان بھی اسی طرح خدا کی راہ میں دے سکتا ہوں قربانی کا اصل فائدہ و مقصد خود خدا تعالیٰ نے جامع ومانع الفاظ میں فرمادیا ہے

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا ۔ نہیں پہونچتے اللہ کو انکے گوشت نہ لہو بلکہ پہونچتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (سورۂ حج)

ہے تمہارے دل کا ادب (دل کی پرہیزگاری) ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ اسلئے تم کو ہدایت دی ہے۔

یعنی مسلمانوں کا اس سے مقصود صرف جانوروں کی خونریزی نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اصلی غرض امتثال امر الٰہی اور ذکر و تکبیر الٰہی اور اشاعت و اقامت شعائر اللہ ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(قرآن کریم)

تمہارے لیے رسول اللہ کی سیرت بہترین نمونہ ہے

حج نبوی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعروف

بہ حجۃ الوداع

تمہید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے جو حج کیے ہیں انکی تعداد صحیح طور پر غیر معلوم ہے سنن ترمذی و ابن ماجہ میں ہے کہ آپ نے ہجرت کے پہلے دو حج ادا فرمائے تھے۔ بعض محدثین کا قول ہے کہ آپ حسب عادت اہل مکہ ہر سال حج کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں صرف ایک حج کا ذکر ہے۔ الغرض قبل از ہجرت تعداد حج کے حالات غیر معلوم ہیں۔ ہجرت کے بعد بالاتفاق آپ نے ایک ہی حج کیا ہے جسکو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ اس حج میں آپ نے امت سے کلمات وداع فرمائے تھے۔ نیز حجۃ البلاغ بھی اس کو کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں آپ نے امت کو آخری تبلیغ فرمائی تھی۔

اسلام میں حج ۹ھ میں فرض ہوا۔ اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضؓ کو امیر الحاج بنا کر تین سو صحابہ کے ہمراہ حج کو بھیج دیا تھا اور اور ان کے بعد حضرت علی رضؓ کو روانہ کیا تھا کہ وہ سورہ برات کا اعلان کریں ابوبکرؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور علیؓ نے سورہ برات کی ابتدائی چالیس آیتیں پڑھکر سنائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ احکام بھی سنائے کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک مکہ میں نہ آنے پائے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکے گا۔ (صحیح بخاری)

حجۃ الوداع

سنہ ۱۰ھ میں آنحضرت صلعم نے حج کا ارادہ کیا اور ماہ ذیقعدہ میں ہر طرف اعلان ہو گیا کہ آپ حج کو تشریف لئے جا رہے ہیں، شرف ہمرکابی کیلئے تمام عرب امنڈ آیا۔ ۲۶ ذیقعدہ روز دوشنبہ کو آپ نے غسل فرمایا اور چادر اور تہبند باندھا۔ نماز ظہر پڑھکر مدینہ سے باہر نکلے۔ تمام ازواج مطہرات بھی ہمراہ تھیں۔ مدینہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ذو الحلیفہ ایک مقام ہے جو اہل مدینہ منورہ کا میقات ہے۔ یہاں پہنچکر شب بھر اقامت فرمائی حضرت عائشہ رضہ نے آپ کے جسم اطہر پر عطر ملا اسکے بعد آپ نے دو رکعت نماز ظہر ادا کی اور حج و عمرہ ملا کر (قران) کا احرام باندھا اور با آواز بلند یہ الفاظ کہے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ	اے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں تعریف اور نعمت سب تیرے

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ہی لیے اور سلطنت میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔

اور آپ کبھی کبھی یہ الفاظ فرماتے تھے۔ لبیک عمرۃ و حجا ہم حاضر ہیں عمرہ اور حج کی نیت سے صحابہ کرام کو بھی حکم تھا کہ باآواز بلند لبیک پکاریں صحابہ میں سے بعض نے قران کا احرام باندھا تھا بعض نے افراد کا بعض نے تمتع کا اسکے بعد قصواء نامی سانڈنی پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی تو پھر آپ نے باآواز بلند لبیک کہی۔ راستہ میں پھر اکثر تلبیہ فرماتے جاتے تھے۔ خصوصاً جب کوئی قافلہ ملتا۔ یا کسی ٹیلے یا نشیب سے گذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا اور فرض نمازوں کے بعد اور آخر شب کو تلبیہ کہتے تھے۔ ٹیلے پر چڑھتے وقت تین تین بار تکبیر بھی بآواز بلند فرماتے تھے۔

اس مقدس کارواں کے ساتھ راستہ میں ہر ہر جگہ سے فوج در فوج لوگ شریک ہوتے جاتے تھے۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے آنحضرت صلعم جب لبیک فرماتے تھے تو ہر طرف سے اس صدائے پاک کی آواز سے دشت وجبل گونج اٹھتے تھے۔ سفر فتح مکہ میں آپ نے جن منازل میں نماز ادا کی تھی وہاں برکت کے خیال سے لوگوں نے مسجدیں بنا لی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مساجد میں نماز ادا کرتے جاتے تھے۔ سرفؔ (جس جگہ ام المومنین میمونہ رضؓ مدفون ہیں) پہنچکر آپ نے غسل فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو شخص ہدیؔ لایا ہو وہ قران کی نیت کرلے اسکا احرام یوم النحر کے دن (ہدی ذبح ہونے کے بعد) کھلیگا اور جسکے ساتھ ہدی نہ ہو اسکو اختیار ہے خواہ عمرہ کرے خواہ حج۔ پھر مقام ذی طوی میں پہنچکر شب بھر اقامت کی صبح کی نماز پڑھکر سفر کیا اور حجون کے راستہ سے اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو چاشت کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ سے مکہ تک کا سفر نو دن میں طے ہوا۔ خاندان ہاشم کے لڑکوں نے آمد آمد کی خبر سنی تو خوشی سے باہر نکل آئے آپ نے فرط محبت سے کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔ پھر حرم شریف میں باب بنی شیبہ سے (جو بصورت محراب بیر زمزم کے پاس ہے) داخل ہوئے

لہ ھدی ان قربانیوں کو کہتے ہیں جو قارن و متمتع پر واجب ہیں۔ نیز قربانی کے ان جانوروں کو بھی کہتے ہیں جو حل سے حرم میں بھیجکر ذبح کرائے جائیں۔ آنحضرت بھی اپنے ساتھ ہدی کے اونٹ لائے تھے احرام باندھنے سے قبل انکو برائے علامت وغیرہ جوتیوں کے ہار پہنا دئے تھے اور انکے کوہان پہ چھری سے نشان ص

ص کر کے خون پونچھ ڈالا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب کعبہ نظر آیا تو یہ دعا پڑھی۔[1]

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا ٥

اے خدا اس گھر کو اور زیادہ عزت وبزرگی عطا فرما۔

مسجد احرام میں داخل ہو کر آپ نے تحیۃ المسجد کا دوگانہ نہیں پڑھا بلکہ طواف قدوم شروع کر دیا۔ طواف شروع کرتے وقت زبان سے کوئی نیت نہیں کی اور نہ کوئی دعا کی بلکہ حجر اسود کے مقابل آکر اسکا استلام فرمایا پھر سیدھی طرف روانہ ہو گئے اور سات پھیرے کئے تین پھیروں میں رمل واضطباع کیا اور باقی پھیروں میں معمولی چال چلے ہر پھیرے میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرمایا۔ استلام کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے۔ رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے مس کرنا ثابت ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینا و مس کرنا دونوں مسنون ہیں۔ اور اسکے تین طریقے آنحضرت سے ماثور ہیں ایک تو دہن مبارک سے بوسہ دینا دوسرے دست مبارک لگا کر ہاتھ کو چومنا تیسرے چھڑی یا محجن لگا کر اسکو چوم لینا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا ماثور ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا لے۔

اور طواف میں یہ دعا بھی آپ نے پڑھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ

یا اللہ۔ مجھکو تو نے جو عطا کیا اسپر قناعت کی

---

[1] ہاتھ اٹھانے کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے مگر منع بھی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ۔	توفیق دے اور اس میں برکت عنایت کر اور سب چیزوں کی حفاظت کر۔

اسکے علاوہ کوئی خاص دعا طواف کیلئے متعین نہیں فرمائی ہے بلکہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ تسبیح تہلیل۔ درود شریف۔ ادعیۂ ماثورہ (قرآن اور احادیث کی دعائیں) یا جو دعا پسند آئے اس میں مصروف رہے۔

آنحضرت طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھی۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ۔ (سورۂ بقرہ)

پھر مقام ابراہیم سے پیچھے کھڑے ہو کر طواف کا دوگانہ ادا کیا جس میں قراءۃ بالجہر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا کیطرف روانہ ہوئے جب اسکے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ (صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں) پھر فرمایا

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ (مسلم) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيْ اِبْدَءُوْا بِصِيْغَةِ الْاَمْرِ۔	جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے۔ میں بھی اس سے شروع کرتا ہوں۔ نسائی کی روایت میں امر کا صیغہ ہے یعنی شروع کرو

پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا اور قبلہ رو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیروں کے بعد یہ دعا پڑھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ وَهُوَ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد و ثنا زیبا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

(ابوداؤد)

وہ ہر ایک بات پر قادر ہے کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا ایک اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو اکیلے نے شکست دی۔

ہر دفعہ اسکے بعد ٹھہر کر دعائیں بھی مانگتے تھے پھر یہی کلمات فرماتے تھے۔ پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف روانہ ہوئے جب نشیب میں پہنچے (میلین اخضرین کے مابین) تو دوڑنے لگے جب نشیب ختم ہو گیا تو آہستہ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ مروہ پہنچ گئے یہاں بھی پہاڑ پر اسی قدر چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا۔ یہاں بھی صفا کی طرح ہی تکبیر و تہلیل کی دعا مانگی اسی طرح سات پھیرے کئے اور پیادہ کئے مگر جب جمال پاک کے تماشائیوں اور فدائیوں کا مجمع زیادہ ہو گیا تو اونٹنی پر سوار ہو کر باقی پھیرے پورے کئے۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوا اسی کے ختم کے بعد جبکہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا۔

لَو اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْھَدْیَ وَجَعَلْتُھَا عُمْرَۃً فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ لَیْسَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحِلَّ وَلْیَجْعَلْھَا عُمْرَۃً فَقَامَ سُرَاقَۃُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَشَبَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

جو بات اب میری سمجھ میں آئی ہے اگر وہ پہلے سے آئی ہوتی تو میں ہدی نہ لاتا اور صرف عمرہ کا احرام باندھتا لہذا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ اسکو عمرہ کر ڈالے اور احرام کھول لے۔ سراقہ بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بات اسی سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کیلئے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم) اصابعہ واحدۃ فی الاخری قال دخلت العمرۃ فی الحج ابد ابد

فرمایا کہ عمرہ زمانہ حج میں جائز ہو گیا ہے ہمیشہ کے لئے۔ (مسلم)

اہل عرب ایام حج میں عمرہ ناجائز سمجھتے تھے اس رسم کے موقوف کرنے کیلئے آپ نے یہ حکم فرمایا تھا بعض صحابہ نے اس عادت کی بنا پر اور اسکے حکم کو صرف استحبابی سمجھ کر کچھ حیل وحجت کی اسپر آپ کو غصہ آیا آپ نے فرمایا کہ میں قارن نہ ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا اور انکو اسکا تاکیدی حکم دیا جسکی سب نے تعمیل کی اور تمتع کر لیا یعنی حج کے احرام کو فسخ کر دیا اور احرام کھول ڈالا۔ آنحضرت نے یہ بھی حکم دیا کہ یوم الترویہ کو یعنی ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لینا اور یوم النحر کو ایک ایک دم تمتع دیدینا اور جسکے پاس ہدی کی تمتع کی استطاعت نہ ہو وہ ایام حج میں تین روزے اور وطن پہنچکر سات روزے رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ مکہ میں مقام ابطح میں اترے تھے۔ آٹھویں تاریخ تک وہیں رہے اور وہیں اپنے ہمراہیوں کو نماز قصر کرکے پڑھاتے رہے اس مدت میں حرم میں آکر فرض نماز پڑھنی کسی حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ حضرت علیؓ سفر حجۃ الوداع سے پہلے مدینہ سے یمن بھیجدیے گئے تھے اس عرصہ میں وہ بھی یمنی حاجیوں کو لیکر مکہ پہنچ گئے۔ چونکہ ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور یعنی ہدی تھے اسلئے انہوں نے بھی احرام نہیں کھولا۔ جمعرات کے دن آٹھویں ذالحجہ کو تمام صحابہ کو لیکر آنحضرت منیٰ تشریف لے گئے جاتے وقت کوئی طواف نہیں کیا۔ ظہر وعصر ومغرب وعشا کی نماز منیٰ میں پڑھی اور شب وہیں بسر کی صبح کی نماز پڑھکر سورج نکلنے کے بعد منیٰ میں براہ ضب عرفات روانہ ہوئے یہ جمعہ کا دن تھا تمام صحابہ آپ کے ہمراہ تھے ان میں سے کوئی لبیک پکارتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا۔ اور ایک دوسرے پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔

سلہ منیٰ سے مزدلفہ تک تو ایک ہی راستہ ہے مگر مزدلفہ سے دو راستے ہو جاتے ہیں ایک کا نام "ضب" ہے جسکو آجکل قناطر کہتے ہیں دوسرے کا نام "مازمین" ہے اسکو آجکل اخشبین بھی کہتے ہیں۔ عرفات جاتے وقت پہلا راستہ دائیں طرف دوسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش کی عادت تھی کہ تمام عرب کے برخلاف اپنی خصوصیت اور امتیاز ظاہر کرنے کیلئے مزدلفہ سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضرتؐ بھی قریش کی طرح مزدلفہ ہی میں قیام کریں گے مگر آپ بموجب حکم الہیٰ ثم افیضوا من حیث افاض الناس[1] عام مسلمانوں کے ساتھ عرفات میں آئے اور وادی نمرہ میں (وادی عرنہ بھی اسی وادی کا نام ہے (یہ عرفات سے خارج ہے اور حد حرم اور عرفات کے درمیان واقع ہے) کمل کے خیمہ میں قیام فرمایا خیمہ آپ کے آنے سے پہلے ہی صحابہ نے لگا دیا تھا۔ زوال کے بعد ناقہ قصواء پر سوار ہو کر وادی عرنہ کی آخری حد تک گئے جہاں اب مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے اور ناقہ کے اوپر ہی خطبہ پڑھا۔ اس خطبہ میں آپ نے وعظ و نصیحت کی۔ بہت سے احکام شرعیہ بتائے یہ خطبہ بہت بڑا اور بلیغ تھا اسکی چند باتیں جو زیادہ اہم تھیں اور صحابہ کو یاد رہ گئی تھیں وہ کتب حدیث میں متفرق مواضع میں مذکور ہیں۔ ہم ان کا یہاں مجموعہ درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں[2] وفقنا اللہ و ایاھم لذالک۔[3]

خطبہ حجۃ الوداع:۔

یا ایھا الناس انی لا ادری لعلکم تجتمع فی ھذا المجلس بعد (ابن عساکر)	اے لوگو میرے خیال میں آئندہ کبھی اس جگہ میرا تمہارے ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔

[1] ترجمہ۔ پھر جس جگہ سب لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

[2] سیرت ابن ہشام میں یہ خطبہ مکمل اور مسلسل مذکور ہے مگر اس کی سند قوی نہیں ہے۔ اسلئے ہم نے اسے نقل نہیں کیا۔

[3] اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں اسکی توفیق عطا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ان دماءكم واموالكم واعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسئلكم عن اعمالكم۔ (بخاری)

تمہاری جانیں تمہارا مال تمہاری عزت وآبرو ایکدوسرے پر اسطرح حرام ہیں جس طرح یہ دن یہ شہر یہ ماہ باحرمت ہیں۔ تم سب عنقریب خدا کے ہاں حاضر ہوگے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کریگا۔

(۳) الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض۔

خبردار۔ میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔ (بخاری)

(۴) الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمی موضوع (صحیحین)

جاہلیت کے تمام دستور میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔

(۵) ودماء الجاهلية موضوعة واول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل (صحیحین)

جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون یعنی ربیعہ ابن الحارث کے فرزند کا خون باطل کرتا ہوں جسکو ہذیل نے شیرخوارگی ہی میں مارڈالا تھا۔

(۶) وربا الجاهلية موضوع واول ربا اضع ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله

جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کردیئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود۔ یعنی حضرت عباس کا سود چھوڑتا ہوں وہ سب باطل ہے

(۷) فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم

اپنی بیویوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا کے عہد وپیمان کے بموجب تم نے انکو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذالك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف۔

(مسلم)

اپنی بیوی بنایا ہے اور اسکے ساتھ مباشرت کو اللہ کے قبول سے وہ تمہارے لئے حلال ہوئی ہیں تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے گھر میں وہ کسی غیر کو جسکا آنا تم کو ناگوار ہو نہ آنے دیں لیکن اگر وہ اسکے خلاف کریں تو ایسی مار دو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔ عورتوں کا تم پر حق یہ ہے کہ انکو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ۔

(۸) ان لكم على نسائكم حقا ولهن عليكم حقا

تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

(۹) ان كل مسلم اخو المسلم وان المسلمين اخوة (طبری)

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

(۱۰) ارقائكم ارقائكم اطعموهم مما تاكلون واكسوهم مما تلبسون

اپنے غلاموں کا خیال رکھو اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو خود کھاؤ انکو کھلاؤ جو خود پہنو انکو پہناؤ۔

(۱۱) قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله

تم میں میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ چیز قرآن ہے

(۱۲) ايها الناس انه لا نبي بعدي ولا امة بعدكم الا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم طيبة بها انفسكم وتحجون بيت ربكم

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر آئیگا اور نہ تمہارے بعد کوئی نئی امت پیدا ہوگی پس خوب سن لو اپنے رب کی عبادت کرو۔ پنجوقتہ نماز ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اپنے مال کی زکوٰۃ بہ طیب خاطر دیا کرو کعبہ کا حج کرتے رہو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واطیعوا و لاۃ امرکم تدخلوا جنۃ ربکم۔	حکام کی اطاعت کرو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
(۱۳) ان اللہ عزوجل قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث	خدا تعالیٰ نے ہر حق دار کا حصہ مقرر کر دیا ہے لہذا کسی وارث کیلئے وصیت جائز نہیں۔
(۱۴) الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ (ابن ماجہ)	لڑکا اسکا ہے جسکے بستر پر ہو زنا کار مدعی کیلئے رجم ہے اور ان کے حساب اللہ کے ذمہ ہے
(۱۵) من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ (ابن ماجہ وطیالسی)	جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعوی کرے یا جو غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔
(۱۶) لا لا یحل لامراۃ ان تعطی من مال زوجھا الا باذنہ،	ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اسکی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں ہے۔
(۱۷) الدین مقضی والعاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والزعیم غارم	قرض ادا کیا جائے۔ رعایت واپس کیجائے عارضی عطیہ وقت گذرنے پر لوٹا دیا جائے اور ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

اسکے بعد آپ تمام مجمع کی طرف (جس کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی) مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

انتم تسئلون عنی فما انتم قائلون۔ (مسلم)	لوگو:- قیامت کے دن تم سے میری بابت دریافت کیا جائیگا تو بتاؤ کیا جواب دوگے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے عرض کی

نشھد انک قد بلغت وادیت ونصحت۔ (مسلم)

ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے سب احکام پہنچا دیئے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور کھوٹا کھرا الگ کر دیا۔

آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا۔

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد :- اے خدا تو گواہ رہنا

اسکے بعد آپ نے فرمایا۔

الا لیبلغ الشاھد منکم الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ (بخاری)

دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ انکو جو موجود نہیں تبلیغ کرتے رہیں ممکن ہے کہ بعض سامعین سے زیادہ یاد رکھنے والے کچھ لوگ ان میں ہوں جن کو تبلیغ کی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو یہ آیت اتری۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(سورہ مائدہ) ترجمہ:- آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین ہونا پسند کیا۔ الحمد للہ علی نعمۃ الاسلام

اللھم احینا علی الاسلام وتوفنا علی الایمان۔[1]

یہ سارا خطبہ ایک ہی خطبہ تھا آپ نے دو خطبے نہیں پڑھے اور نہ بیچ میں ٹھہرے خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا حضرت بلالؓ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آنحضرت صلعم نے دو رکعت نماز ظہر پڑھائیں اور ان میں قراءۃ بالجہر نہیں کی حالانکہ جمعہ کا دن تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کی نہیں تھی بلکہ ظہر کی تھی اسکے بعد

[1] ترجمہ:- نعمت اسلام خدا کا شکر۔ اے اللہ ہمکو مسلمان ہی رکھنا اور ایمان پر خاتمہ کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی بھی دو رکعت پڑھائیں۔ اہل مکہ بھی آپ کے ساتھ قصر و جمع میں شامل رہے کسی کو آپ نے اتمام کا حکم نہیں دیا۔ نماز ظہر سے پہلے اور دونوں نمازوں کے درمیان آپ نے کوئی اور نماز یعنی سنتیں یا نفل ادا نہیں کی۔

نماز کے بعد آپ نے غسل فرمایا پھر ناقہ پر سوار ہو کر موقف تشریف لائے اور پہاڑی کی کے صخرات کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

وقفت ھٰھنا وعرفۃ کلھا موقف (مسلم)	میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا میدان عرفات موقف ہے۔

پھر قبلہ رو ہو کر دعا کیلئے سینہ مبارک تک دونوں ہاتھ اٹھائے اور غروب آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور فرمایا کہ بہترین دعا ہے۔ یعنی انسان کو خوب دل لگا کر تضرع و خشوع دعا مانگنی چاہیئے۔ کیوں یہ دن قبولیت کا دن ہے آنحضرت صلعم عرفات کی بہت سی دعائیں کتب اذکار میں منقول ہیں مگر سند اکثر کی ضعیف ہے تاہم من گھڑت دعاؤں سے انکا پڑھنا بہتر ہے اور یوں تو ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے مگر بہتر یہ ہے کہ ادعیۂ قرآنیہ اور ادعیہ مسنونہ پڑھنے کے بعد جو دل چاہے دعا مانگے اگر ساری حزب البحر حزب الاعظم پڑھ لے تو بہت کافی اور مفید ہے نیز تلاوت قرآن درود شریف و تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتا رہے دعا یوم عرفہ بعرفہ کے نام سے جو دعا الحزب المقبول وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی ادعیہ مسنونہ میں سے ہے لہذا اسکو ایک بار ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔

اس دعا کے اثنا میں اکثر لوگ مسائل حج پوچھنے آجاتے تھے اور آپ تعلیم فرماتے تھے چنانچہ چند نجدیوں نے آکر دریافت کیا کہ حج کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحج عرفة من ادرك قبل صلوٰة الصبح فقد ادرك[1] ایام منی ثلثة ایام تشریق فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه۔

(احمد وترمذی وابوداؤد)

حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے جو صبح یوم النحر سے پہلے آجائے اسکا حج ہو گیا منیٰ میں رہنے کے تین دن ایام تشریق ہیں جو جلدی کرکے دوسرے دن ۱۲ کو چلا جائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو تاخیر سے ۱۳ کو جائے اسپر کچھ گناہ نہیں۔

اسی اثنا میں ایک صحابی اپنی اونٹنی پر گر پڑے۔ اور ان کی گردن ٹوٹ گئی جس سے انکی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی آپ نے حکم دیا کہ انکو پانی اور بیری کے پتوں سے نہلا کر احرام ہی کے چادروں میں لپیٹ کر (کفنا کر) دفن کر دو۔ خوشبو نہ لگاؤ اور انکا سر اور منہ بھی نہ ڈھانکو یہ قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے جائیں گے صحابہ میں اختلاف ہوا کہ حضرت روزہ سے ہیں یا نہیں؟ حضرت ام المؤمنین میمونہ نے یا انکی بہن نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا آپ نے سب کے سامنے پی لیا اور لوگوں کا یہ شک رفع ہو گیا۔ جب آفتاب بالکل غروب ہو گیا تو آنحضرت وہاں سے براہ مازمین مزدلفہ کی طرف روانہ ہو گئے حضرت اسامہ بن زید کو اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا آپ ناقہ کی رسی اسقدر کھینچے ہوئے تھے کہ اسکی گردن کجاوہ میں آکر لگتی تھی یہ اسلئے کہ وہ دوڑے نہیں کیونکہ قصوہ بہت تیز سانڈنی تھی۔ لوگوں کے ہجوم سے ایک اضطراب سا ہو گیا تھا۔ آپ ہاتھ سے اور کبھی کوڑے سے اشارہ کرتے جاتے تھے کہ آہستہ آہستہ اور زبان مبارک سے بھی یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے۔

[1] اسکی تشریح پہلے گذر چکی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

السکینۃ ایھا الناس السکینۃ ایھا الناس فان البر لیس بالایضاع	لوگو سکون اور اطمینان سا تھ چلو دوڑانا کچھ تو اب کی بات نہیں ہے۔ (صحیحین و ابوداؤد)

آنحضرت صلعم درمیانی چال سے اونٹنی چلا رہے تھے لیکن جہاں بھیڑ ہوتی تھی وہاں تیز کر دیتے تھے اور جہاں ٹیلہ ہوتا تھا رسی ڈھیلی کر دیتے تھے اثناء راہ میں ایک جگہ اتر کر طہارت کی اور وضو کیا۔ حضرت اسامہ نے عرض کی یا رسول اللہ نماز کا وقت جا رہا ہے آپ نے فرمایا نماز کی جگہ آگے آئے گی۔ تھوڑی دیر بعد آپ سب کے ہمراہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ آپ نے یہاں پھر وضو کیا اور اذان دلائی۔ اقامت ہوئی اور مغرب کی نماز ادا کی اسکے بعد لوگوں نے اپنے اپنے پڑاؤ پر جا کر سواریوں کو بٹھایا اور سامان اتارا اسکے بعد دوسری تکبیر ہوئی اور آپ نے عشا کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یہاں بھی آپ نے فرض نمازوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ادا کیا نہ سنت نہ نفل۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے اور صبح تک آرام فرمایا رات کو روزانہ عادت کے خلاف عبادت شبانہ کیلئے بیدار نہیں ہوئے یہی ایک شب ہے جس میں آپ نے نماز تہجد ادا نہیں فرمائی ہے۔ رات کو چاند چھپ جانے کے بعد آپ نے اپنے خاندان کے بچوں اور بعض ازواج مطہرات کو منی روانہ فرما دیا تھا مگر بچوں سے یہ کہدیا تھا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا البتہ عورتوں کو اجازت دیدی تھی۔ صبح سویرے اٹھکر آنحضرت نے اذان اقامت کے بعد باجماعت نماز پڑھی اور پھر ناقہ پر سوار ہو کر المشعر الحرام[1] روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچکر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر دعا و تسبیح و تکبیر و ذکر الہیٰ کرتے رہے۔ جب

[1] المشعر الحرام دراصل سارے مزدلفہ کا نام ہے مگر اب اصطلاحاً اس جگہ کا نام ہے جہاں مزدلفہ کی مسجد بنی ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح روشنی ہو گئی تو آفتاب نکلنے سے پہلے آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

حضرت فضل بن عباس آپ کے پیچھے سوار تھے۔ اہل حاجت دائیں بائیں حج کے مسائل دریافت کرنے آتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے! اور زور زور سے مناسک حج کی تعلیم دیتے جاتے تھے۔ ایک خوبصورت عورت بھی یہ مسئلہ پوچھنے آئی کہ اسکا باپ بہت ضعیف ہے کیا اسکی طرف سے میں حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ حضرت فضل بھی خوبصورت نوجوان تھے وہ انکو دیکھنے لگی اور یہ اسکو۔ آپ نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ راستہ میں آپ نے فضل بن عباس سے فرمایا کنکریاں چن دو انہوں نے سات کنکریاں چن دیں۔

جب وادی محسر جہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے، پہنچے تو آپ نے حکم دیا۔ کہ یہاں سے تیز ہو کر نکل جاؤ اور اپنی اونٹنی بھی تیز چلائی جب منی پہنچے تو درمیانی راستہ سے (جمرۃ العقبہ) کے پاس آئے اور جمرہ کے سامنے وادی یعنی نشیب میں اس طرح کھڑے ہو کر کہ مکہ بائیں ہاتھ کیطرف تھا اور منی دائیں ہاتھ کی جانب۔ آپ نے سواری پر سے کنکریاں یکے بعد دیگرے ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے آپ نے اسوقت تک لبیک موقوف نہیں کی تھی رمی جمار کے بعد موقوف فرمادی اسکے بعد اپنی قیام گاہ پر آپ تشریف لائے۔ مہاجرین قبلہ کے داہنی جانب اترے تھے اور انصار بائیں جانب۔ باقی لوگ ادھر ادھر تھے۔

لہ۔ سب حاجیوں کو خاص اس جگہ مسجد کے پاس آکر ٹھہرنا ضروری نہیں ہے بلکہ سارے مزدلفہ کا یہی حکم ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا مزدلفہ موقف ہے۔ (مسلم)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ناقہ پر سوار تھے اور حضرت بلال کے ہاتھ میں ناقہ کی مہار تھی حضرت اسامہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کپڑا تان کر سایہ کئے ہوئے تھے۔ آپ نے اسی حالت میں ایک بلیغ و موثر خطبہ پڑھا جس میں بہت سے احکام شریعت بتائے اور خوب وعظ و نصیحت کی۔ بہت سی باتیں تو وہی تھیں جو عرفات کے خطبہ میں تھیں انکو مکرر اسلئے فرمایا کہ جس نے وہاں نہ سنا ہو یہاں سن لے اور جو سن چکا ہو اسکو بھی خوب یاد ہو جائے اور بعض باتیں نئی تھیں۔ ان میں یہ بھی تھیں

(۱) ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموٰت والارض۔ (بخاری)	زمانہ پھر پھرا کر اسی نقطہ پر آگیا ہے جس پر یہ ابتدا میں تھا جبکہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔
(۲) السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذوالقعدۃ۔ ذوالحجۃ والمحرم و رجب شھر مضر الذی بین جمادیٰ و شعبان۔	سال کے ۱۲ مہینے ہیں جن میں چار قابل احترام ہیں تین تو متواتر ہیں ذیقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم اور ایک الگ ہے یعنی رجب کا مہینہ جو جمادا الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ (بخاری)
(۳) الالایجنی جان الاعلیٰ نفسہ الا لایجنی جان علیٰ ولدہ ولا مولود علیٰ والدہ۔ (ترمذی)	ہاں مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ وار ہے۔ ہاں باپ کے جرم کا بیٹا اور بیٹے کا جرم کا باپ ذمہ دار نہیں ہے۔
(۴) ان امر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا (مسلم)	اگر کوئی حبشی غلام ناک کٹا بھی تمہارا حاکم ہو اور قرآن کریم کے مطابق حکومت کرتا ہو تو اسکی اطاعت کرتے رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہ) الا ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحقرون من اعمالکم فیسرضی بہ

ہاں شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اب اس شہر میں تا قیامت اسکی پرستش نہ ہوگی لیکن ایسی باتوں میں تم اسکی پیروی کروگے جن کی تمہاری نظروں میں اہمیت نہ ہوگی اور وہ اس سے خوش ہوگا۔ (ترمذی)

پھر آپ نے مجمع کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا

الا ھل بلغت (بخاری) خبردار ہو۔ میں نے احکام الٰہی کی تبلیغ کردی۔

سب بول اٹھے ہاں۔ آپ نے فرمایا۔

اللھم اشھد (بخاری) اے اللہ تو گواہ رہ

پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔

فلیبلغ الشاھد الغائب (بخاری) جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ انکو سنا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

خطبہ کے اختتام پر آپ نے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا۔

اثنائے خطبہ میں کئی آدمیوں نے مسائل حج پوچھے آپ نے سب کو جواب دیا اور بعض نے کہا میں نے بھولے سے رمی جمار سے پہلے حلق کرالیا ہے۔ کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے۔ کسی نے کچھ کہا آپ نے سب کا یہی جواب دیا کہ

افعل ولا حرج (متفق علیہ) کئے جاؤ کوئی حرج نہیں۔

پھر آپ قربانی کی جگہ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ قربانی کیلئے اسی جگہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ منیٰ اور مکہ کی ایک ایک گلی میں قربانی ہوسکتی ہے۔ اپنے گھروں میں قربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلو۔ آپ کے ساتھ قربانی کے سو اونٹ تھے۔ ۶۳ تو آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کئے یعنی نحر اور باقی حضرت علیؓ کو دیدئے کہ وہ ذبح کریں۔ ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔ قربانیوں کا تھوڑا گوشت پکوا کر آپ نے خود نوش فرمایا اور باقی سب گوشت پوست خیرات کردیا۔ قصاب کی اجرت علحدٰہ دی گوشت وغیرہ میں سے اسکو بطور اجرت کچھ نہیں دیا۔ مسلمانوں کو بھی حکم دیا کہ اپنی قربانی کھائیں کھلائیں اور جب تک چاہیں گوشت سکھا کر رکھیں۔

قربانی سے فارغ ہو کر آپ نے معمر بن عبداللہ کو بلایا اور سر کے بال پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب کے منڈوائے اور ناخن کتروائے اور فرط محبت سے کچھ بال خود اپنے دست مبارک سے ابو طلحہ انصاری اور ان کی بیوی ام سلیم اور بعض ان لوگوں کو جو آپ کے پاس بیٹھے تھے عنایت فرمائے اور باقی ابو طلحہ نے تمام مسلمانوں میں ایک ایک دو دو کرکے تقسیم کردئے آپ نے سر منڈوانے والوں کیلئے تین بار۔ اور بال کتروانے والوں کیلئے ایک بار دعاء مغفرت فرمائی۔

عورتوں کے لئے آپ نے صرف تقصیر یعنی کتروانے کا حکم دیا۔ حلق یا منڈوانے سے منع فرمایا۔

اسکے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لائے اور سواری پر طواف الافاضہ کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کا دوگانہ ادا کیا۔

اس طواف میں آپ نے نہ رمل کیا نہ اضطباع نہ اسکے بعد سعی کی۔ اس طرح جو صحابہ قارن تھے انہوں نے بھی صرف طواف کیا کیونکہ سعی طواف القدوم کیساتھ کرچکے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ جو لوگ مکہ سے احرام باندھ کر گئے تھے یعنی مفرد تھے یا متمتع انہوں نے طواف الافاضہ کے بعد سعی بھی کی۔ ؎

طواف سے فارغ ہو کر آپ بیر زمزم کے پاس آئے۔ حاجیوں کو زمزم پلانے کی خدمت خاندان عبدالمطلب سے متعلق تھی اور اسوقت بھی یہی لوگ پانی نکال نکالکر لوگوں کو پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا النزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ و اشار الی عاتقہ۔ (بخاری)

اپنا کام کئے جاؤ کہ اچھا کام کر رہے ہو۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ اور لوگ بھی میری اقتدا کر کے تم سے چھین لیں گے تو میں اتر کر ڈول کھینچتا اور رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔

حضرت عباسؓ نے ڈول میں پانی نکالکر پیش کیا آپ نے قبلہ رو ہو کر کھڑے کھڑے زمزم پیا پھر یہاں سے منیٰ واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز بقول راجح منیٰ میں ادا فرمائی۔ رات بھر منیٰ میں رہے۔ گیارھویں کو زوال کے بعد پیادہ پا رمی جمار کیلئے نکلے۔ پہلے جمرۂ اولیٰ کے پاس آئے اور اسکو یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ہر بار اللہ اکبر کہکر ماریں پھر اسکے پاس سے ذرا آگے بڑھکر قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اتنی دیر تک دعا مانگتے رہے کہ اس مدت میں سورۂ بقرہ پڑھی جا سکتی ہے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ کے پاس آئے اور اسکو اسی طرح کنکریاں ماریں پھر اس کے بائیں جانب کے نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تقریباً اتنی ہی دیر دعا مانگتے رہے۔ پھر جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور بطن وادی میں جمرہ

؎ بخاری۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ متمتع پر دوسری سعی نہیں ہے۔ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے اسطرح کھڑے ہوئے کہ مکہ بائیں جانب تھا اور منیٰ داہنی طرف اس کو بھی اسی طرح سات کنکریاں ماریں وہاں سے فوراً ہٹ گئے اسکے پاس کھڑے ہو کر دعا نہیں مانگی۔ جمرہ کے اوپر سے یا ادھر ادھر سے کنکریاں مارنا خلاف سنت ہے۔ ۱۲ر اور ۱۳ر کو بھی آپ نے اسی طرح رمی جمار کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق کی راتوں کو بھی منیٰ ہی میں سوتے تھے اور دن کو بھی وہیں رہے لیکن بعض ضعیف روایات میں ہے کہ آپ روز آکر مکہ کا طواف کر جاتے تھے۔

حضرت عباس نے آپ سے اپنی سقایت حجاج کیلئے راتوں کو مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی آپ نے دیدی اسی طرح اونٹ والوں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے انکو بھی دیدی اور فرمایا کہ دسویں تاریخ کی کنکریاں مار کر چلے جاؤ اور پھر دو دن کی اکٹھی آکر مار دینا۔ اس سے علماء نے کسی ضروری کام کیلئے منیٰ سے باہر شب باشی کی اجازت نکالی ہے۔

ایام التشریق میں سے کسی دن غالباً ۱۱ر کو آپ نے ایک خطبہ بھی پڑھا جس میں حسب سابق تعلیم و وعظ و نصیحت تھی منیٰ میں آپ نماز قصر بلا جمع پڑھاتے رہے کسی کو آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ تم پوری پڑھو۔

۱۳ر ذی الحجہ سہ شنبہ کو زوال کے بعد آپ نے منیٰ سے روانہ ہو کر وادی محصب میں (جس کا دوسرا نام ابطح بھی ہے) خیمہ میں قیام کیا۔ ظہر و عصر مغرب و عشا یہیں پڑھی اور شب کو اسی جگہ آرام فرمایا۔ رات کو پچھلے پہر اٹھکر حرم تشریف لے گئے اور کعبہ کا آخری طواف (طواف الوداع) کر کے وہیں نماز صبح ادا کی اسکے بعد قافلہ کو سفر کا حکم دیا اور سب لوگ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہو گئے۔ آپ نے مہاجرین و انصار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ راہ میں بریدہ اسلمیؓ نے حضرت علیؓ کی نسبت کچھ شکایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک تک پہنچائیں۔ ان شکایات کا تعلق یمن میں حضرت علی کی تقسیم غنیمت کے متعلق تھا لیکن دراصل یہ حضرت بریدہ کا قصور فہم تھا آپ نے مقام (غدیر خم) میں سب کو جمع کرکے ایک خطبہ پڑھا جس میں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا اور آپ نے اہل بیت کی عموماً اور حضرت علیؓ کی خصوصاً شان منزلت وفضیلت بیان کی اور ان سے محبت کا حکم دیا۔ مدینہ کے قریب پہنچکر ذو الحلیفہ میں شب بسر کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت مدینہ منورہ میں موکب نبوی داخل ہوا۔ سواد مدینہ پر نظر پڑی تو یہ الفاظ فرمائے۔

الله اکبر لا اله الا الله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده	اللہ سب سے بڑا ہے اسکے سوا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بس اسی کی سلطنت ہے اور اسی کیلئے ستائش ہے وہ ہر بات پر قادر ہے ہم واپس آرہے ہیں توبہ کرتے ہوئے فرمانبردارا زمین پر پیشانی رکھکر اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو تنہا شکست دی

ناظرین:۔ یہ ہیں حالات حج نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لہذا اس کے مطابق حج کیجیے۔

فائدہ:۔ حجۃ الوداع شمسی حساب سے ماہ مارچ میں ہوا تھا آفتاب اس وقت برج حوت میں تھا یوم وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ جمعہ ۶ مارچ ۶۳۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ۲۹ حوت کے مطابق تھا۔

اس زمانہ میں مکہ کا موسم معتدل ہوتا ہے سردی ختم اور بہار شروع ہونے کو ہوتی ہے۔ درجۂ حرارت فارن ہائٹ مقیاس الحرارت کے حساب سے اکثر ۸۴ ۸۵ درجہ ہوتا ہے۔ راتیں پونے ۱۲ گھنٹہ کی اور دن سوا ۱۲ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

ماخذ حج نبوی ﷺ

(۱) قرآن کریم
(۲) موطا امام مالک
(۳) صحیح بخاری
(۴) صحیح مسلم
(۵) سنن ابو داؤد
(۶) سنن ترمذی
(۷) سنن نسائی
(۸) سنن ابن ماجہ
(۹) مسند طیالسی
(۱۰) القری للمحب الطبری
(۱۱) فتح الباری للحافظ ابن حجر
(۱۲) زاد المعاد لابن القیم
(۱۳) طبقات ابن سعد
(۱۴) تاریخ طبری
(۱۵) سیرت النبی مولفہ مولانا شبلی مرحوم (اردو)
(۱۶) رحمۃ للعالمین ” مولانا قاضی سلیمان مرحوم (اردو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

ادعیۂ حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ضرورت دعا

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے وہی ہم کو رزق دیتا ہے وہی ہماری سب ہی ضروریات فراہم کرتا ہے۔ دشمنوں سے اور تمام آفتوں سے وہی محفوظ رکھتا ہے۔ اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہم کسی آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو وہی نجات دیتا ہے ہمارا مرنا جینا سب اسکے ہی اختیار میں ہے غرض ہر حال میں اور ہر وقت ہم اسکے محتاج ہیں اور اس احتیاج کا اظہار اور اقرار اور اپنی ضروریات کی طلب ہمارے لئے ایک ناگزیر اور فطرت انسانی کا مقتضے ہے۔ اسی کا نام شرعی اصطلاح میں دعا ہی

(۲) اپنے محسن اور مربی کا شکر کرنا بھی انسان کی فطرت میں داخل اور ایک اخلاقی فرض ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا تسبیح و تقدیس اللہ تعالیٰ کا ذکر و شکر بھی دعا کا ایک جز ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم دعا

اگرچہ دعا انسان کی فطرت کا مقتضٰے ہے مگر دیگر مقتضائے فطرت چیزوں کی طرح اس میں غلطی کا ہونا لازمۂ بشریت ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہکو دعا مانگنے کے صحیح طریقے اور مناسب حال و مقام الفاظ بھی سکھا دئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

اہمیتِ دعا

دعا بھی عبادت بلکہ عبادت کی جان ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

الدعاء ھو العبادۃ۔ دعا ہی عبادت ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

لہذا جو لوگ دعا کے منکر ہیں وہ اس وعید میں داخل ہیں۔

ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (سورۂ مومن)

جو لوگ از راہ تکبر میری عبادت سے کنیاتے ہیں۔ وہ عنقریب جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اسپر خفا ہوتا ہے۔

کیونکہ ایسے لوگ یا تو خود کو (نعوذ باللہ) خدا سے مستغنی سمجھتے ہیں اور یا اپنا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم اخلاقی و انسانی فرض سے غافل ہیں پہلی صورت کفر دوسری معصیت ہے۔

قبولیتِ دُعا

اللہ تعالیٰ نے ہم کو دعا مانگنے کا حکم دیا اور اسکو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا۔

قال ربکم ادعونی استجب لکم۔ (المومن)

تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

من سرّہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء (ترمذی)

جو شخص چاہتا ہے کہ تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرمائے تو اسکو چاہیے کہ آرام کی حالت میں بھی اکثر دعا مانگتا رہا کرے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف تکلیف ہی کے وقت نہیں بلکہ راحت و آرام کے زمانہ میں بھی اللہ کو یاد رکھے اور اس سے دعا مانگتا رہے اور قبولیت کا امیدوار رہے

شرائطِ قبولیت[1]

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم دعا کیا مانگیں۔ قبول تو ہوتی نہیں ہے ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہئے کہ انہوں نے قبولیت کی شرطوں کو کہاں تک پورا کیا ہے۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایمان باللہ

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال (سورۂ مومن)

سب سے پہلی شرط ایمان ہے اور کافروں کیلئے دعا تو بیکار ہے۔

[1] یہ شرائط باعتبار اکثریت کے ہیں بعض حالتیں اس سے مستثنیٰ ہیں مثلاً اضطرار مظلومیت وغیرہ۔ ایسی صورتوں میں
[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) خلوص نیت

وادعوہ مخلصین له الدین ۝ (سورۂ اعراف)

اور اسکو پکارو نرے اسکے حکم بردار ہوکر

حدیث میں آیا ہے۔

انما الاعمال بالنیات (صحیحین) اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

(۳) حضور قلب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو دعا دل لگا کر نہیں مانگی جاتی وہ قبول نہیں ہوتی۔

(مسند احمد و ترمذی)

القلوب اوعیة وبعضها اوعی من بعض فاذا سالتم الله عز وجل یایها الناس فاسئلوہ وانتم موقنون بالاجابة فان الله لا یستجیب لعبد دعاہ عن ظهر قلب غافل۔

دل ظروف ہیں۔ ان میں سے بعض عالی ظرف ہیں اور بعض کم ظرف۔

لوگو! جب تم اللہ سے مانگو تو دل میں قبولیت کا یقین رکھکر مانگو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ایسے بندہ کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا خیال دعا کے وقت اور طرف بٹا ہوا ہوتا ہے۔

(۴) ادائے فرائض و ترک محرمات

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی

جب کوئی مجھے پکارنے والا پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو بھی چاہیئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورۂ بقرہ) | نہ میرے حکموں کو مانیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

اَنَّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ و سلم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یقول یارب یارب و مطعمہ حرام و مکسبہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لہ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر کیا کہ جو سفر میں پریشان حال غبار آلود ہوتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب حالانکہ اسکی غذا حرام کی ہوتی ہے اور اسکی کمائی حرام کی ہوتی ہے۔ اور اسکی پرورش حرام مال سے ہوتی ہے تو اسکی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(۵) ایسی دعا مانگنی چاہیے جس سے کوئی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ کوئی بد سلوکی لازم آتی ہو۔

یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم (مسلم)

بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ مانگے۔

(۶) خدا کی رحمت سے مایوس ہو کر دعا مانگنی نہ چھوڑے۔

یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم مالم یستعجل قیل یارسول اللّٰہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت و قد دعوت فلم اری یستجاب لی

بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ مانگے اور جلد بازی نہ کرے لوگوں نے کہا کہ اے رسول خدا۔ جلد بازی کیا ہوتی ہے؟ فرمایا یہ خیال کر کے کہ میں نے بارہا دعا مانگی اور قبول نہیں ہوئی تھک کر دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء کا چھوڑ دینا۔

آداب دعا

(۱) پاک صاف ہونا۔ (سنن اربعہ)

(۲) با وضو ہونا۔ (صحاح ستہ)

(۳) قبلہ رو ہونا۔ "

(۴) دعا سے پہلے نماز پڑھنا۔ (سنن اربعہ)

(۵) کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا۔ (صحاح ستہ)

(۶) دونوں ہاتھ پھیلانے۔ (ترمذی)

(۷) ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھنا۔ (ابوداؤد۔ وترمذی)

(۸) اول و آخر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا۔ (قرآن کریم)

(۹) اول و آخر درود شریف پڑھنا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

(۱۰) اپنے ساتھ اپنے والدین اور عام مسلمانوں کیلئے بھی دعا مانگنا۔ (قرآن کریم

(۱۱) اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ گڑگڑانا۔ (قرآن کریم)

(۱۲) اللہ تعالیٰ کو اسکو اسما حسنہ کیساتھ پکارنا اور ان اسما حسنیٰ سے توسل کرنا۔

(۱۳) چپکے چپکے دعا کرنا۔ (قرآن کریم

(۱۴) دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہونا۔ (قرآن کریم)

(۱۵) دل میں خدا کی رحمت کی امید ہونا۔ "

(۱۶) قبولیت دعا کا دل میں یقین ہونا۔ (مسند احمد وترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا ان پر ندامت ظاہر کرنا اور مغفرت کی درخواست کرنا۔ (قرآن کریم)

(۱۸) اپنے لئے یا اپنی اولاد یا اپنے مال کیلئے بددعا نہ کرنا۔ (قرآن کریم)

(۱۹) شک اور تردد کے الفاظ نہ کہنا۔ یعنی اسطرح دعا نہ مانگے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو بخشدے۔ اگر تو چاہے تو رحم کر۔ چاہے تو رزق عطا کر۔ کیونکہ یہ تو معلوم ہے اللہ تعالیٰ جو کام کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے پھر یہ شرط لگانیکی کیا ضرورت ہی

(۲۰) خدا تعالیٰ سے اپنی سب ضروریات طلب کرنا خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی (ترمذی)

(۲۱) خدا کی رحمت کو منحصر نہ کرنا۔ یعنی یہ نہ کہے اے اللہ صرف مجھ ہی کو بخشدے یا مجھ ہی پر رحم کر۔ وغیرہ۔ (بخاری)

(۲۲) سجع و تکلف سے بچنا۔ یعنی سیدھی سادھی زبان میں دعا مانگے۔

(۲۳) آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھنا۔ (مسلم)

(۲۴) بار بار مکرر سہ کرر دعا مانگنا۔ (مسلم، ابوداؤد)

(۲۵) دعا کے آخر میں آمین کہنا (ابوداؤد)

(۲۶) دعا قبول ہو جائے تو یہ کہے الحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ وبنعمتہ تتم الصالحات۔ (ابن ماجہ و مستدرک حاکم)

ادعیۂ ماثورہ

قرآن کریم یا حدیث شریف میں جو دعائیں آئی ہیں انکو ادعیہ ماثورہ کہتے ہیں۔ ویسے تو ہر انسان کو اختیار ہے کہ خدا تعالیٰ سے جو چاہے اور جس زبان میں چاہے دعا مانگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر بہتر یہ ہے کہ جہاں تک ہوسکے ادعیہ ماثورہ کا التزام رکھے کیونکہ ان کے الفاظ اور معنی دونوں خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں اور ہمارے لئے دینی و دنیوی فوائد کے جامع۔

ادعیۂ ماثورہ کی ۲ دو خصوصیتیں

ادعیہ ماثورہ میں دو خاص خصوصیتیں اور بھی ہیں۔

(۱) ان میں اسلامی عقائد کی عملی تعلیم دی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات جمال و جلال کا بار بار ذکر ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور ربوبیت اور قدرت کا اعتراف اور اپنے عجز و انکسار و احتیاج کا اقرار مکرر سہ کرر ہے ایک انسان جو ان دعاؤں کو غور کر کے بار بار پڑھے گا اسکے اسلامی عقائد روز بروز مضبوط ہوتے جائیں گے اور وہ مشرکین و ملحدین کے شبہات و تشکیکات سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ۔

(۲) ان دعاؤں کے ذریعہ ہمیں اخلاقی تعلیم بھی دی گئی ہے کیونکہ ان میں اچھے اخلاق و عادات کی طلب اور برے اخلاق و عادات سے استعاذہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں ان کے حصول کی سعی اور جن چیزوں سے پناہ مانگتے ہیں ان سے بچنے کی بھی کوشش کریں کیونکہ اسلام کا ایک بڑا اصول یہ ہے۔

وان لیس للانسان الا ما سعیٰ: انسان کو وہی ملتا ہے جسکی وہ کوشش کرے۔

لہذا دعاء کے ساتھ ہی عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اور اگر کسی عذر کی وجہ سے کسی وقت عمل کی طاقت نہ ہو۔ تو کم از کم عمل کا ارادہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا چاہئے۔ ورنہ اس آیت کا مصداق ہوگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

اے مومنو تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہوتا ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادعیۂ حج

روانگی کی دعا

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنا چاہیے (مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی کبیر) اور یہ دعا مانگنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔

اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے پیچھے گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔ اے اللہ سفر کی تکلیفوں سے اور بری طرح لوٹنے سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور اہل و عیال و مال کی بری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم و ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت کی دعا

رخصت کرنے والے مسافر کو یہ دعا دیں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ	تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل و عیال و مال وغیرہ) اور تیرا انجام کار خدا کی حفاظت میں دیتا ہوں
(۲) زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ (ترمذی و نسائی)	اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لئے بھلائی آسان کر دے۔
(۳) زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى۔ وَ وَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ	اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور بھلائی کی طرف تیرا رخ کرے اور فکروں سے تجھے بچائے

رخصت کے بعد کی دعا

جب مسافر روانہ ہو جائے تو اسکے لئے یہ دعا کرنی چاہئے

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ اے اللہ اسکے لئے بُعد مسافت گھٹا دے اور اس پر سفر آسان کر

سواری کی دعا

سوار ہوتے وقت مسافر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا	اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے کیا ذات پاک ہے جس نے اسکو ہمارے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہ مقرنین وانا الی ربنا منقلبون

سخر کیا۔ ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اسکو بس میں کر لیتے۔

اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ

اے اللہ ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دے اور اس کا بُعد مسافت گھٹا دے۔

اللھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل

اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی گھر بار کی خبر گیری کرنیوالا ہے اے اللہ میں سفر کی تکلیفوں سے اور برے منظر اور اہل وعیال ومال کو بری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

کشتی یا جہاز پر سوار ہونیکی دعا

بسم اللہ مجریھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم ۞ (سورہ ھود)

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین ۔ (سورہ مومن)

اے پروردگار۔ مجھ کو مبارک جگہ اتارنا تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

نشیب فراز کی دعا

جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو اللہ اکبر جب نشیب آئے تو سبحان اللہ

آبادی دیکھکر پڑھنے کی دعا

جب کوئی آبادی آئے اور وہاں جانیکا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰھم رب السمٰوات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین نسألک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا ونعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا (نسائی)

اے اللہ: اے ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اسکے پروردگار۔ اور اسے ساتوں زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے اسکے پروردگار۔ اور اے شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے بہکایا ہے ان کے مالک اور اے ہواؤں کے اور جسکو انہوں نے منتشر کیا اسکے پروردگار۔ ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے اور اسکے باشندوں میں جو بھلائی ہے اور جو کچھ اسکے اندر ہے اس میں جو بھلائی ہے طلب کرتے ہیں اور اس بستی کی شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اسکے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

---

(۲) اللّٰھم بارک لنا فیھا اللھم بارک لنا فیھا اللھم بارک لنا فیھا اللھم ارزقنا جناھا وحببنا الی اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا

(مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی اوسط)

اے اللہ اس بستی میں ہمارے لئے خیر و برکت عطا کر (تین دفعہ پڑھے)

اے اللہ ہم کو اسکے میوے کھلا۔ اور اسکے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔

قیام گاہ کی دعا

اثنائے سفر میں جہاں قیام ہو یہ دعا پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کی شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

صبح کی دُعا

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا مَا ئِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔

خدا کی تعریف اور اس کی جو نعمتیں ہم پر ہیں ان کا بیان سننے والے نے سن لیا۔ اے ہمارے رب ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل کر دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

شام کی دُعا

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

اے زمین۔ میرا رب اور تیرا رب ایک ہی اللہ ہے تیرے شر سے اور جو کچھ تجھ میں ہے اس کی شر سے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور شیر اور کالے ناگ اور سانپ اور بچھو کی شر سے اور اس سرزمین کے رہنے والوں کی شر سے اور ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام کی دعا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ کی حمد و ثنا و تسبیح و تکبیر کہے پھر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

لبیک

لبیک کے الفاظ ماثورہ یہ ہیں۔

(۱) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

(صحاح ستہ)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک تعریف تیرے ہی لئے ہے اور نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں۔ اور شکر تیرا ہی کرنا چاہئے تیرا کوئی شریک نہیں۔

(۲) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

(صحیحین)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک تعریف تیرے ہی لئے ہے اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۳) لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔ میں حاضر ہوں اے معبود برحق میں حاضر ہوں۔

تنبیہ: حالت احرام میں لبیک بار بار پڑھتا رہے۔ اور تکبیر و تحلیل و حمد و ثنا بھی کرتا رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد حرم میں داخلہ کی دعا

اسکے لئے کوئی مرفوع دعا تو یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وارد نہیں ہے مگر صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کیلئے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شہر مکہ میں داخل ہونیکی دعا

اسکے لئے کوئی خاص دعا ماثور نہیں ہے البتہ جو دعائیں عام شہروں میں داخل ہوتے وقت پڑھنی آئی ہیں (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے،) وہ پڑھ سکتا ہے۔

حرم شریف میں داخل ہونیکی دعا

اسکے لئے بھی کوئی خاص دعا ماثور نہیں۔ البتہ عام مسجدوں میں داخل ہوتے وقت جو دعائیں آئی ہیں وہ پڑھنی چاہئے۔ وہ یہ ہیں۔

اللھم افتح لی ابواب رحمتک۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

(۲) بسم اللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی

اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابواب رحمتك (ترمذی و مسند احمد)

میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

طواف کی دعائیں

(۱) حجر اسود کے پاس اللّٰہ اکبر کہنا چاہیے (بخاری)

(۲) رکن یمانی کے پاس یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھم انی اسئلك العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة۔ (ابن ماجہ و مسند)

اللہ کا نام لیکر اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت (یعنی ہر بری چیز سے بچاؤ) طلب کرتا ہوں۔

(۳) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ (ابو داؤد و مستدرک حاکم)

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

(۴) طواف میں یہ دعائیں بھی ماثور ہیں۔

(ا) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ (ابن ماجہ)

اللہ کی ذات پاک ہے اور تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت نہیں ہے۔

(ب) اللّٰھم قنعنی بما رزقتنی وبارك لی فیہ واخلف علی کل غائبة لی بخیر (مستدرک)

اے اللہ تو نے جو کچھ مجھ کو دیا ہے اس پر مجھ کو قناعت عطا کر اور میرے لئے اس میں برکت عنایت کر۔ اور میری جو چیزیں میرے پاس نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اچھی طرح خبر گیری فرما۔

نوٹ:۔ طواف میں اور کوئی خاص دعا صحیح سند سے مروی نہیں ہے لہذا قرآن اور حدیث کی عام دعاؤں میں سے جو چاہے پڑھے۔

طواف کی دو رکعتیں:۔ طواف کی رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورت قل یآیھا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں سورت قل ھو اللہ احد پڑھنی مسنون ہے (مسلم)

ملتزم:۔ ملتزم میں دعا مانگنی مسنون ہے۔ (ابو داود) مگر اسکے لئے کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔

مقامِ ابراہیم:۔ مقام ابراہیم کے پاس یہ آیت تلاوت کر کے طواف کی دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔ (مسلم)

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے (سورہ بقرہ)	اور تم مقام ابراہیم کھڑے ہونے کی اسکو نماز کی جگہ بنالو۔

اندرونِ کعبہ:۔ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھنی۔ دعا مانگنی۔ توبہ و استغفار کرنی ہر کونہ میں تکبیر و تہلیل و تسبیح و حمد و ثنا کرنی مسنون ہے (بخاری)

حطیم:۔ حطیم کا اکثر حصہ کعبہ کا ٹکڑا ہے اور وہاں نماز پڑھنی مسنون ہے (رر)

حرم سے نکلنے کی دعا:۔ اسکے لئے کوئی خاص دعا نہیں آئی ہے جو دعائیں عام مسجدوں سے نکلتے وقت آئی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں وہ یہ ہیں۔

اللھم انی اسئلک من فضلک اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) بسم اللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔

(ترمذی ومسند احمد)

اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اور رسول اللہ پر درود بھیجتا ہوں۔ اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھولدے۔

سعی کی دُعا:۔ سعی شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

انّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔ ابدأ بما بدأ اللہ بہ۔

(مسلم)

بیشک کوہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں۔

(۲) صفا اور مروہ پر ہر پھیرے میں قبلہ رو کھڑے رہکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا تسبیح تہلیل کرنی اور دعا مانگنی مسنون ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تین بار اللہ اکبر کہے پھر یہ دعا پڑھے

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ:۔

(مسلم)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، کوئی اسکا شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمدؐ) کی مدد کی اور تنہا سب جتھوں کو شکست دی۔

پھر جو دعا جی چاہے مانگے اسی طرح تین بار کرے۔

(۳) صفا ومروہ کے درمیان کوئی خاص دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں ہے۔ البتہ بعض صحابہ کرام (حضرت علیؓ وحضرت عبد اللہ بن عمرؓ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ دعا منقول ہے۔

رب اغفر وارحم وانت الاعز الاکرم	اے اللہ بخش دے اور رحم فرما۔ تو ہی سب سے
(نزل الابرار بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)	زیادہ عزت والا اور سب سے بزرگ ہے۔

اسکے علاوہ قرآن کریم اور حدیث کی دعاؤں میں جو چاہے پڑھے۔

ایام عشرہ

پہلی ذی الحجہ سے دسویں ذالحجہ تک کے دن ایام عشرہ کہلاتے ہیں ان میں عبادت الہٰی اور نیک کام کرنیکا بڑا ثواب ہے (بخاری)

ان دنوں میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہت پڑھنا چاہئے۔ (ترغیب وترہیب بحوالہ طبرانی کبیر)

منیٰ سے عرفات جاتے وقت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفات روانہ ہوئے تو ہم میں سے کوئی تو لبیک پڑھ رہا تھا۔ اور کوئی اللہ اکبر کہہ رہا تھا۔ (مسلم)

عرفات کی دعا

(۱) یوم عرفات (حج کا دن) بڑی فضیلت کا دن ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

مامن یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبداً من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنوا ثم یتجلّٰی ثم یباھی بھم الملئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء	عرفات کے دن سے زیادہ اور کسی دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس دن قریب ہوتا اور تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ (مسلم)

(۲) عرفات قبولیت دعا کی جگہ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ ترمذی ومسند احمد	بہترین دعا عرفات کے دن کی دعا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد سے مغرب تک تسبیح وتہلیل وتکبیر ودعا کرتے رہتے تھے (مسلم)

اسلئے ہر حاجی کو چاہئے کہ اس دن اس متبرک جگہ میں خوب جی لگا کر دعا مانگے اور تلاوت قرآن وذکر الٰہی۔ توبہ واستغفار وتکبیر وتہلیل میں مشغول رہے درود شریف کثرت سے پڑھے۔ لبیک بار بار کہے اپنے لئے بھی دعا مانگے اور عزیز واقارب واحباب کے لئے بھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے

یغفر للحاج ولمن یستغفر له الحاج۔ (مستدرک حاکم)	حاجی بخشا جاتا ہے اور جس کیلئے حاجی دعا مانگے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

عرفات کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو اکثر پڑھا کرتے تھے

لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدیر (موطا۔ ترمذی)	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کیلئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسکے علاوہ عرفات کے دن کی اور جو دعائیں کتب ادعیہ ومناسک حج میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں سے اکثر کی سند ضعیف ہے۔ تاہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت دعاؤں سے ان کا پڑھنا بہتر ہے۔

ہم یہاں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی عام دعاؤں میں سے چند جامع دعائیں درج کرتے ہیں۔ انکو ضرور پڑھنا چاہئے اور بار بار پڑھنا چاہئے ان کے علاوہ اور جو توفیق ہو پڑھنا چاہئے۔

(۱) ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ۔ (اعراف)

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی اپنے حق میں برائی کی ہے) اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

(۲) لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۔ (الانبیاء)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بیشک میں قصوروار ہوں۔

(۳) وتب علینا انک انت التواب الرحیم (بقرہ)

اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔ اور مہربان ہے۔

(۴) ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا

اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہے تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اتنا بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھ اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی القوم الکفرین ۔

(سورۂ بقرہ)

(۵) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمه انک انت الوهاب

(سورۂ آل عمران)

(۶) رب اجعلنی مقیم الصلوٰة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

(۷) رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا ۔

(سورۂ بنی اسرائیل)

(۸) ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم ۔

(سورۂ حشر)

درگذر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

اے ہمارے رب جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما۔ تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو ٹھیک طرح پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب حساب و کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دینا۔

اے میرے رب میرے ماں باپ نے جس طرح مجھ کو بچپن میں شفقت سے پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔

اے ہمارے پروردگار، ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ (سورہ نوح)

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لائے اور میرے گھر میں آئے اسکو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کیلئے اور تباہی بڑھا۔

(۱۰) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (سورۃ الممتحنہ)

اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیرے ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹ جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۱) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ (سورہ فرقان)

اے ہمارے پروردگار، ہمکو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کیطرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

(۱۲) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (سورہ طٰہٰ)

اے میرے رب میرا علم زیادہ کر۔

(۱۳) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

(۱۴) رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

اے میرے پروردگار! تونے جو احسان مجھ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتك التي انعمت علي وعلی
والدي وان اعمل صالحا
ترضه واصلح لي في ذريتي
اني تبت اليك واني من
المسلمين ۔ (سورہ احقاف)

(۱۵) ربنا تقبل منا انك انت
السميع العليم ط
(سورہ بقرہ)

(۱۶) اللهم انت ربي لا اله الا انت
خلقتني وانا عبدك وانا
علی عهدك ووعدك ما
استطعت اعوذ بك من
شر ما صنعت ابوء لك
بنعمتك علي وابوء بذنبي
فاغفرلي انه لا يغفر الذنوب الا انت
(بخاری)

(۱۷) اللهم اغفرلي خطيئتي وجهلي
واسرافي في امري وما انت
اعلم به مني۔ اللهم اغفر

اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اور مجھے نیک کام کرنے کی اور جو نیک کام تجھے پسند ہیں ان کے کرنے کی مجھے توفیق دے۔ اور میری اولاد در اولاد کو نیک صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں ہوں۔

اے ہمارے پروردگار۔ ہم سے ہماری دعا اور اعمال قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حتی المقدور اپنے اس عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جو تجھ سے کیا ہے۔ اپنے کئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو مجھ کو بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔

اے اللہ میری خطا اور نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور وہ گناہ جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے۔ اے اللہ جو گناہ میں نے ہنسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَائِيْ وَ
عَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۔ اَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (صحیحین)

مذاق سے کئے ہیں یا قصداً بھول کر کئے ہیں یا جان کر
سب معاف کر دے ۔ اور یہ سب باتیں مجھ میں ہیں
اے اللہ جو گناہ میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد
میں کئے ہیں اور جو کھلم کھلا کئے ہیں اور جو چھپا کر
کئے ہیں اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا
ہے سب بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور
تو ہی پیچھے ہٹانے والا اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا
لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا
(مستدرک حاکم)

اے اللہ میں گناہوں سے تیرے آگے ابھی
توبہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ان کی طرف نہ لوٹوں گا۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ
ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ
مِنْ عَمَلِيْ ۔ تین بار کہے، (مستدرک حاکم)

اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے بہت
زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت
سے بہت امید ہے ۔

(۲۰) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ
اَتُوْبُ اِلَيْهِ
(تین بار کہے)
(مستدرک حاکم)

اس خدائے برتر سے جس کے سوا کوئی
معبود نہیں اور جو زندہ اور سب چیزوں کا قائم
رکھنے والا ہے ۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا
ہوں اور اس کے آگے توبہ کرتا ہوں ۔

(۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ ۔

یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور عفو کو

04511

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاعْفُ عَنِّیْ۔

تو دوست رکھتا ہے۔ میرے گناہ معاف کر دے

(ترمذی و مستدرک)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (صحیحین)

اے اللہ میں فکروں سے اور غم سے۔ اور عاجزی سے اور کاہلی سے اور نامردی سے اور بخل سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (مسلم)

اے اللہ اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ (مسلم)

اے اللہ میں تیری نعمت کے جانے۔ اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدلنے اور تیرے عذاب ناگہانی کے آنے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

اے میرے اللہ۔ میں اپنے کرتوتوں کی برائی سے اور ناکردہ گناہ کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

یا اللہ میں دوزخ کے عذاب اور فتنہ سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور دجال کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کی شر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ
فِتْنَةِ الشَّرِّ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

(٢٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ
عَلٰى نَفْسِكَ (ابوداؤد، ترمذی)

(٢٨) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ
سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔

(٢٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ
الْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔

(٣٠) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ

اور دجال کے فتنہ سے اور اس کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ میرے گناہ برف کے پانی اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے میرا دل ایسا پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دوری کر جیسے مشرق و مغرب میں کی ہے۔ (صحاح ستہ)

اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیرے عفو کی اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کرسکتا، تو نے جیسے اپنی تعریف فرمائی ہے ویسا ہی ہے۔

اے اللہ میں برص اور کوڑھ اور دیوانہ پن اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد و نسائی)

اے اللہ! برے اخلاق سے اور برے اعمال اور بری خواہشوں اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ میں بلا کی مشقت اور حصول بدبختی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کی خوش کن باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیحین)

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى (مسلم)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری اور پارسائی اور غنا مانگتا ہوں۔

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ (مسلم)

اے اللہ مجھ کو بخشدے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو سیدھا راستہ دکھا اور مجھ کو عافیت دے۔ اور رزق عطا کر۔

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

یا اللہ میرا دین جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگانی ہے اور میری آخرت جہاں مجھ کو جانا ہے سب کو میرے لئے سنوار دے اور میرے لئے زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب کر۔ (مسلم)

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ

تین بار کہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ مستدرک)

اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

(۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ

تین بار کہے (ترمذی۔ نسائی۔ مستدرک)

اے اللہ میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ (ابوداؤد و مستدرک)

اے اللہ میرے عیبوں کو ڈھانک اور مجھے ڈر سے بے خوف کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
(ترمذی ومستدرک)

اے اللہ! مجھکو حلال چیز عطا کرکے حرام سے
بچا اور اپنا فضل فرما کر اپنے ماسوا سے بے پروا کردے

(۳۸) اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاَهْلِي وَمَالِي
(مستدرک)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا۔ اور
گھر کے لوگوں اور مال میں معافی اور سلامتی مانگتا
ہوں۔

(۳۹) اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ
وَالْعَافِيَةَ (ترمذی)

اے اللہ میں تجھ سے معافی اور سلامتی
مانگتا ہوں۔

(۴۰) اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاَعِذْنِي
مِنْ شَرِّ نَفْسِي (ترمذی)

اے اللہ میرے فائدہ کی بات میرے
دل میں ڈال اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا۔

(۴۱) اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ
حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي
يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ (ترمذی)

اے اللہ تیری محبت اور تیرے دوست کی
محبت اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے
تجھ سے مانگتا ہوں۔

(۴۲) اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي
مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي
بِهٖ (مستدرک وحاکم)

اے اللہ جو تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھ
کو نفع دے اور جو بات مجھے نفع دے وہ مجھے
سکھا اور وہ علم جس کے سبب سے تو مجھے نفع عطا
کرے مجھے نصیب کر۔

(۴۳) اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي
وَبَارِكْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ

اے اللہ اپنے دیئے ہوئے پر مجھ کو قناعت
دے اور میرے لئے اس میں برکت دے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔

(مستدرک حاکم)

میری جو چیز غائب ہے تو اس کی اچھی طرح سے حفاظت فرما۔

(۴۴) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (ترمذی و مستدرک)

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔

(۴۵) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ (ترمذی)

اے اللہ میرے آنکھ کان سلامت رکھ کر ان سے فائدہ اٹھا رہا ہوں اور ان کو میرا وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اسکے مقابلہ میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ترمذی)

اے اللہ! جو بہتری تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہم بھی تجھ سے وہی مانگتے ہیں۔ اور جس برائی سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہم بھی اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تو ہی مدد مانگنے کے لائق ہے۔ اور تو ہی منزل مقصود تک پہنچانے والا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے

(۴۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی۔ بیشک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
(صحاح ستہ)

اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

مزدلفہ | مزدلفہ میں ذکر الٰہی کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰکُمْ وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ۔
(سورہ بقرہ)

اور جب عرفات سے واپس ہو تو مشعر حرام کے پاس (یعنی مزدلفہ میں) خدا کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تمکو سکھایا ہے۔ اور اس سے بیشتر تم لوگ گمراہوں میں تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تو مغرب وعشا کی نماز پڑھکر سو گئے تھے۔ مگر صبح کے بعد سے اچھی طرح روشنی ہونے تک قبلہ رو کھڑے ہو کر حمد وثنا وتکبیر وتہلیل ودعا فرماتے تھے۔ (مسلم)

رمی جمار کی دعا | ہر کنکری کے ساتھ یا اسکے بعد (دونوں روایتیں ہیں) اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

رمی جمار سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا
(مسند احمد)

اے اللہ! ہمارے حج کو حج مقبول کر اور ہمارے گناہ معاف کر دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار کے بعد جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس قبلہ رو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا مانگی تھی۔ مگر جمرۂ عقبہ کے پاس ٹھہرے تھے۔

(مسلم)

قربانی کی دعا

ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ کا نام لیکر حلال کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی پڑھی تھی۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ	اے اللہ! محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔

لہذا قبولیت کی دعا مانگنا بھی مسنون ہے اور جس کی طرف سے قربانی ہے اسکا ذکر کرنا بھی

ایام تشریق

ایام تشریق کی بابت اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ۔ (سورہ بقرہ)	ان چند دنوں کے اندر اللہ کو یاد کرتے رہو

حدیث شریف میں آیا ہے۔

اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى	ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

لہذا ان دنوں میں ذکر الہی کرنا چاہیے اور خوب کھانا پینا چاہیے۔ روزہ نہ رکھنا چاہیے

زمزم پینے کی دعا

اسکے لئے کوئی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ مگر صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن عباسؓ زمزم پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ	اے اللہ میں تجھ سے فائدہ مند علم وکشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

زیارت مسجد نبوی وقبر مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد نبوی کے لئے سفر کرنا مسنون اور وہاں پہنچکر قبر مبارک کی زیارت کرنا باعث ثواب ہے۔ مدینہ کو دیکھکر وہی دعا پڑھنی چاہیئے جو مکہ کے داخلہ کے وقت پڑھی جاتی تھی۔ نیز یہ دعا بھی مسنون ہے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم)	ہم لوٹ کر آنے والے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں

مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت وہی دعا پڑھے جو عام مسجدوں میں آئی ہے اور جو حرم شریف مکہ میں داخلہ کے بیان میں لکھی گئی ہے۔ اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اور پھر مسجد سے نکلتے وقت وہی دعا پڑھی جائے گی جو عام مسجدوں کیلئے آئی ہے (یہ بھی گذر چکی ہے) مسجد نبوی میں بلاناغہ چالیس نمازیں پڑھنے والا دوزخ اور عذاب اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ قبر مبارک کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھے۔ سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں جو ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھنے کیلئے سکھائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ (بخاری ومسلم)	اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اور درود کا بہترین طریقہ یہ ہے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ	اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تا زل فرمائی. بیشک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

اسکے علاوہ احادیث صحیحہ میں اور جو صیغے آئے ہیں وہ پڑھ سکتے ہے۔

زیارت قبور — شیخین جلیلین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے مزار پر اور جنت البقیع یا دیگر قبروں کی زیارت کے وقت وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو زیارت قبور کیلئے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔

ان میں سے ایک دعا یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم)	اے مومنین و مسلمین اہل قبور، تم پر سلام ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

خاص اہل بقیع کیلئے یہ دعا بھی وارد ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ (مسلم) — اے اللہ اہل بقیع کو بخش دے

مسجد قبا — مسجد قبا میں جا کر دو رکعتیں پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی، نسائی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو تشریف لیجاتے تھے (بخاری) مگر اس کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔

مسجد فتح مسجد فتح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز متواتر دعا مانگی تھی اور تیسرے روز قبول ہوئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جاکر دعا مانگتے تھے۔ (مسند احمد)

سفر سے واپسی کی دُعا جب اپنے وطن کو واپس ہو تو راستہ میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؕ	اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کیا پاک ذات ہے جسنے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کردیا ہے ورنہ ہم میں اسکو قابو میں لانے کی طاقت نہ تھی اور بیشک ہم رب کی طرف جانے والے ہیں۔
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ۔	اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان کر اور اسکی دوری کو نزدیک فرما۔ اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے۔ اور ہمارے بعد ہمارے گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ	اے اللہ میں سفر کی تکلیف اور برے حال اور مال اور اہل وعیال کی بری حالت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)	ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

اور جب کوئی نشیب یا سخت زمین آئے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (بخاری ومسلم)	اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹ کر آئے ہیں توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے سجدہ کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہ کو اکیلے نے شکست دی۔

اپنا شہر دیکھکر

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)	ہم لوٹ کر آئے ہیں توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں

اپنے شہر میں داخل ہوکر

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں داخل ہوکر

جب اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

ہم لوٹ آئے اللہ کے آگے توبہ کرتے ہیں وہ ہماری سب گناہ معاف فرما دے گا۔

حاجی کے استقبال کی دعا

حاجی سے جو لوگ ملنے آئیں وہ یہ دعا پڑھیں۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ ۔

اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ بخشدے اور تیری خرچ کا نعم البدل عطا کرے۔

(مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی کبیر و اوسط)

حاجی کا جواب

حاجی ان سے کیا کہے یہ کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گذرا مگر چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ حاجی جس کے لئے مغفرت کی دعا مانگے وہ بخشا جاتا ہے (مستدرک و حاکم)

اسلئے اگر حاجی ان کیلئے دعا مغفرت کرے تو انشاء اللہ بیجا بات نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

اختتام سفر کی دُعا

جب سفر ختم ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ :-

اللہ کا شکر جسکی عزت و جلال کی بدولت اچھے کام سر انجام پاتے ہیں۔

(مستدرک حاکم)

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماخذ

قرآن کریم
مؤطا امام مالک رح
صحیح بخاری رح
" مسلم رح
سنن ابوداؤد رح
" ترمذی رح
" نسائی رح
" ابن ماجہ رح
مسند امام احمد رح
مستدرک حاکم مع تلخیص المستدرک للذہبی رح
الترغیب والترہیب للمنذری رح
جمع الفوائد للرودانی رح
مجمع الزوائد للہیثمی رح
نزول الابرار - مؤلفہ نواب سید صدیق حسن خاں صاحب مرحوم
الحزب المقبول من احادیث الرسول (مترجم) مولفہ مولوی محمد انصاری صاحب مرحوم۔
الکہف المیتن مختصر حصن حصین - مترجم مولفہ شاہ محمد معصوم صاحب مجددی مرحوم

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ - .. جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....04511....
www.KitaboSunnat.com